بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR – QADIAN

عام قیمت پیشگی ۲ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۹)

مورخہ ۳۰ صفر و ۷ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ و ۲۴ مارچ ۱۹۱۰ء

نمبر (۲۲۵۲)

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جاویگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ بہ اقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی نہ ہو ✦

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق القدر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامنش پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرا کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی اخبار سالانہ مع ضمیمہ ۲ بلا ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ ہوگی ہاں جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی۔ مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپ کر شایع ہوا)

(کتبہ محمد حسین)

جلسہ پر آنیوالے انصار بدر کی خدمت میں چند ضروری گزارشیں

۱۔ آپ مہربانی فرماکر بدر کی سالانہ قیمت ۱۹۰۹ء یا ۱۹۱۰ء کا جو بقایا آپکے ذمے ہے۔ وہ ضرور لیتے آویں۔ تاکہ حساب صاف ہوجاوے اور اخبار آپ کو وقت پر ملتا رہے ہمیں بھی سہولت ہوگی کہ بار بار وی پی نہ کرنے پڑیں گے اور آپ کو بھی۔ اس گزارش پر وہ احباب بالخصوص توجہ فرماویں۔ جو جلسہ پر قیمت دینے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔

(۲) اگر آپ کو دفتر بدر کے متعلق پتہ بدلانے یا قیمت کا حساب سمجھنے سمجھانے کا کام ہو تو اپنا خریداری کا نمبر ضرور نوٹ کرکے لائیں ورنہ ایام جلسہ میں ہمیں اتنی فرصت نہیں کہ ہم بیس نوسے ناموں میں سے آپ کا نام تلاش کرتے رہیں۔

۳۔ جب کوئی رقم متعلقہ قیمت بدر آپ دیں تو رسید دستخطی ضرور حاصل کریں خواہ کس قدر اتحاد یا واقفیت ہو۔ رسید کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بعد میں بوجہ یاد نہ رہنے کے غلطی کا اندیشہ ہے (۴) ہم نے کتب بدر ایجنسی میں خاص رعائت کر دی ہے اسے فائدہ اٹھادیں۔ کہ پھر یہ موقعہ شاذ ہی ملے۔

(۵) یہ تو مجھے پہلے ہی سے اُمید ہے کہ آپ پیشگی قیمت دینے والے کم از کم ایک خریدار کا نام ضرور لائیں گے۔

کتابوں کی قیمت میں رعائت

دفتر بدر بک ایجنسی میں جن کتابوں کی قیمت ایام جلسہ کیواسطے کم کر دی گئی ہے ان کی فہرست اس اخبار کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ناظرین وہاں ملاحظہ فرماویں یہاں خصوصیت سے چند کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے (۱) براہین احمدیہ چار جلد بمعہ سوانحعمری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ کتاب مطبع بدر لاہور میں چھپی تھی اور اس کی قیمت مبلغ صہ ر تھی۔ اب صرف دو روپے میں دیجاتی ہے۔ مجلد کی قیمت صرف ۲/۸ ہے لیکن مجلد کے نسخے بہت کم ہیں اور صرف ایسے دوست لے سکیں گے جو پہلے لے لینگے (۲) درد ثمین حصہ اول مجلد رعائتی قیمت ۱۰ ر حصہ دوم غیر مجلد قیمت رعائتی ۳ ر

(۳) کفارہ۔ یہ وہ لکچر ہے جو لاہور کے جلسہ ستمبر میں ایڈیٹر بدر نے دیا تھا۔ قیمت ۳ ر

براہین احمدیہ کی خریداری میں ایک احتیاط

مطبع بدر لاہور کی چھپی ہوئی براہین احمدیہ کی جزو جمعی کر وقت غالباً لاہور میں دفتری سے کچھ غلطی ہوئی ہے اس واسطے بعض کتابیں ناقص ہیں۔ یعنی بعض ورق درمیان میں نہیں ہیں اس واسطے دوبارہ دفتر میں ان کی پرتال کی گئی ہے اور پرتال شدہ کتابوں پر میں نے اپنے دستخط کر دیئے ہیں۔ دفتر بدر سے جو صاحب براہین احمدیہ خرید کریں وہ کتاب پر میرے دستخط دیکھ لیں۔ مینیجر بدر۔

بسترے لانے چاہئیں

جلسہ پر اور غیر جلسہ پر آنیوالے دوست ضرور اپنے بسترے ساتھ لایا کریں

سنت ابراہیمی

از

اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر زلذت شرب مدام ما

اے وہ لوگو! جو احمدی ہونے پر بیجا فخر کرتے ہو۔ لیکن دار الامن والامان قادیان میں کبھی برسوں کے بعد بھی ہفتہ عشرہ کے لئے آنے کا قصد نہیں کرتے تم ابھی ایک بڑی بھاری دولت سے بے نصیب اور اعلیٰ تر لذت وسرور سے محروم ہو۔ بھائیو! حضور امیر المومنین رضی کا چہرہ اور درس کلام اللہ اور دوسرے بزرگوں کے انفاس قدسیہ کیا تاثیر رکھتے ہیں؟ خدا کی قسم میں لفظوں میں نہیں بیان کر سکتا۔ مجھ کو ان لوگوں کی حالت پر ہمیشہ رحم آتا ہے جو بیچارے صرف قادیانی اخباروں اور رسالوں کے مطالعہ پر ہی صبر کرکے بیٹھ رہتے ہیں۔ پھر ان کی حالت تو بہت ہی زیادہ تاسف کے قابل ہے جو ان اخبارات و رسائل کے مطالعہ کو کافی بھی سمجھتے ہیں اور قادیان آنے کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ آجتک کوئی ایک دن بھی مجھ کو قادیان میں ایسا نہیں گزرا کہ میں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی نہ کوئی زندہ ثبوت اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہو۔ اور میری رُوح میں تاریکی سے نور و روشنی کی طرف بڑھنے کا ایک خاص جوش اور ہیجان پیدا نہ ہو۔ آجکل میرے پاس کئی ایسے دوستوں کے خطوط آئے جن کے اس جلسہ سالانہ میں تشریف لانیکی مجھ کو قوی اُمید تھی لیکن دوستوں نے لکھا کہ ہم نہیں آسکتے۔ میں نے ان کے لئے دُعائیں بہت مانگی اور جواب کسی کو نہیں دیا۔ اے منظفر نگر شاہجہانپور بریلی نجیب آباد۔ سہارنپور۔ لاہور۔ دہلی وغیر شہروں کے رہنے والو۔ میں تو تمہارے شہروں اور پُر رونق بازاروں اور پُر تکلف مجلسوں کی برسوں کی زندگی کو اس معمولی گاؤں قادیان کی ایک منٹ کی زندگی کے برابر نہیں سمجھتا۔ اے میرے دور اُفتادہ پیارے بھائیو! تمہارے شہروں کے بڑے بڑے عالی جناب۔ امراء۔ رؤسا۔ جو عموماً ہیچ من دیگرے نیست کی مجسم تصویریں ہیں۔ واللہ میری نگاہ میں حضرت امیر کے غلاموں کی خاک پا کی برابر بھی نہیں سماتے۔

ایکہ آگاہ نہ عالم درویشان را ٭ تو چہ دانی کہ چہ سودا و سراست ایشان را

صرف مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ ۵ مارچ کی صبح کو نماز فجر کے بعد ہمنے سُنا کہ حضرت امیر اس وقت بستی سے باہر اسکول و بورڈنگ وغیرہ کے جدید میدان میں مسجد النور کا بنیادی پتھر رکھنے کے لئے جانیوالے ہیں آہا! وہ کیا سماں تھا کہ ہمارا امام اپنے کثیر التعداد غلاموں کے حلقہ میں حقائق ومعارف کے دریا بہاتا ہوا جا رہا تھا۔ مقام مقصود پر پہونچکر ہر شخص کوشش کرتا تھا اور دل میں شوق رکھتا کہ اس عظیم الشان معمار یعنی ظل ابراہیم کو اینٹ اور گارا دیکر میں حضرت اسمٰعیل کا نمونہ بنے۔ دوستو! تم تو مسجد النور کی شاندار عمارت کو دیکھو گے لیکن میری نگاہوں میں تو وہ نقشہ بھی کھچا ہوا ہے کہ ہمارا امام اپنے ایک ادنیٰ ترین غلام (اکبر نجیب آبادی) کے ہاتھ سے پہلی اینٹ لیکر اپنے ہاتھ سے گارے پر جماتا ہے اور اس کی اس وقت کی دردِ دل کی دُعاؤں کا اثر حاضرین پر اس قدر چھایا ہوا ہے کہ سب پر خود فراموشی اور محویت کا عالم طاری ہے۔ اس کے بعد وہ اینٹوں کے ایک ڈھیر پر بیٹھ کر عمارتوں اور مسجدوں کے حقیقی فلسفہ پر ایک تقریر کرتا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ کانوں کے راستہ دلوں تک پہونچکر سننے والوں کے ایک ایک رونگٹے کو متاثر کرتا ہے ۱۲ مارچ کو حضرت امیر المومنین بعد نماز جمعہ فرماتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کے جدید صحن میں تہ خانہ کا کمرہ بنانے کے لئے مٹی نکلوانے کا کام اگر جلد نہیں ہوسکتا اور مزدور میسر نہیں آتے تو ہمارے مریدوں میں سے اکثر اشخاص اس کام میں مدد دے سکتے ہیں بس یہ سننا تھا کہ تمام قادیان میں ایک ہلچل مچگئی اور حضور امیر المومنین کے ایک ادنیٰ سے اشارہ نے پرائمری اسکول کے نوجوان لڑکوں کے علاوہ کیسے کیسے عظیم الشان انسانوں سے مٹی کاٹنے اور ٹوکریاں اُٹھانے کا کام کیا اس کا اندازہ اس خط سے ہوسکتا ہے جو ایک ہماری جماعت کے واجب التعظیم بزرگ اور معزز ترین انسان نے اپنے ایک ادنیٰ خادم کے نام لکھا جو ذیل میں درج ہے۔ اے شہروں کی خوش باش زندگی بسر کرنیوالو ایمان سے کہنا کیا تم کو یہ سرور اور لذت حاصل ہوسکتی ہے جو ہمکو میسر ہے؟

مخدوم کا خط خادم کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم اکبر شاہ خانصاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا جبکہ میر مہدی حسین صاحب نے مجھے حضرت امیر المومنین کے اس حکم سے مطلع فرمایا کہ مسجد سے مٹی اٹھانے میں سب لوگ مدد دیں۔ ارشاد کی تعمیل میں یہ عاجز اپنے .... کو ساتھ لیکر مسجد اقصیٰ کو گیا جہاں آپ بورڈنگ کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ مٹی اٹھانے کے کام میں نہائت سرگرمی سے معروف تھے۔ میرے اس ضعیف وجود میں اتنی طاقت کہاں کہ اس ثواب میں حصہ لے سکے تاہم اس حرص میں کہ جناب امیر کے فرمان کی تعمیل کیواسطے کچھ ادنیٰ کوشش کرنیوالوں میں نام ہو جاوے۔ میں نے بھی دو تین ٹوکریاں اُٹھائیں لیکن یہ کام ایسا تھا کہ اس مجمع کی اگر جماعت بندی کی جاتی تو مجھے انفنٹ کلاس میں بھی رکھنا جائز نہ ہوتا۔ میرے ہر دو ساتھی تو کام میں مصروف رہے اور میں نماز عصر کیواسطے وضو کرنے لگ گیا۔ وضو سے فارغ ہوکر میں مسجد مبارک کو جاتا تھا کہ راستہ میں مجھے شیخ عبد الرحیم صاحب ملے اور فرمایا کہ مسجد مبارک میں جماعت ہوچکی ہے چونکہ انہوں نے بھی نماز عصر ہنوز ادا کرنی تھی اس واسطے ہم دونوں واپس مسجد اقصیٰ میں گئے اور ہر دو نے ملکر باجماعت نماز عصر ادا کی۔ چونکہ آپ اس وقت اپنے نوجوانوں کے ساتھ مٹی اُٹھانے کے کام میں بدستور مصروف تھے اس واسطے میرے قلب پر ایک خاص اثر ہوا اور خدا کے فضل سے مجھے آپ صاحبان کیواسطے دُعا کیطرف متوجہ کیا یہاں تک

جلسہ پر آنیوالے

انصار بدر

کی خدمت میں چند ضروری گزارشیں

۱۔ آپ مہربانی فرما کر بدر کی سالانہ قیمت سنہ ۱۹۰۹ء یا سنہ ۱۹۱۰ء کا جو بقایا آپکے ذمے ہے۔ وہ ضرور لیتے آویں۔ تاکہ حساب صاف ہوجاوے اور اخبار آپ کو وقت پر ملتا رہے۔ ہمیں بھی سہولت ہوگی کہ بار بار وی پی نہ کرنے پڑیں گے اور آپ کو بھی۔ اس گزارش پر وہ احباب بالخصوص توجہ فرماوین۔ جو جلسہ پر قیمت دینے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔

(۲) اگر آپ کو دفتر بدر کے متعلق پتہ بدلانے یا قیمت کا حساب سمجھنے سمجھانے کا کام ہو تو اپنا خریداری کا نمبر ضرور نوٹ کر کے لاویں ورنہ ایام جلسہ میں ہمیں اتنی فرصت نہیں کہ جو سینکڑوں نام میں سے آپ کا نام تلاش کرتے رہیں۔

۳۔ جب کوئی رقم متعلقہ قیمت بدر آپ دیں تو رسید دستخطی ضرور حاصل کریں خواہ کس قدر اتحاد یا واقفیت ہو۔ رسید کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بعد میں بوجہ یاد نہ رہنے کے غلطی کا اندیشہ ہے (۴) ہم نے کتب بدر ایجنسی میں خاص رعایت کردی ہے اسے فائدہ اٹھاوین۔ کہ پھر یہ موقعہ شاید ہی ملے۔

(۵) یہ تو مجھے پہلے ہی سے امید ہے کہ آپ پیشگی قیمت دینے والے کم از کم ایک خریدار کا نام ضرور لائیں گے۔

کتابوں کی قیمت میں رعائت

دفتر بدر بک ایجنسی میں جن کتابوں کی قیمت ایام جلسہ کیواسطے کم کردی گئی ہے ان کی فہرست اس اخبار کے صفحہ ۹ پر درج ہے۔ ناظرین وہاں ملاحظہ فرماوین یہاں خصوصیت سے چند کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے (۱) براہین احمدیہ چار جلد بمعہ سوانحعمری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ کتاب مطبع بدر لاہور میں چھپی تھی اور اس کی قیمت مبلغ صمہ رتھی۔ اب صرف دو روپے میں دیجاتی ہے۔ مجلد کی قیمت صرف عہ۸ ہے لیکن مجلد کے نسخے بہت کم ہیں اور صرف ایسے دوست ہی لے سکیں گے جو پہلے لینگے

(۲) وسد تین حصہ اول مجلد رعائتی قیمت ۱ر حصہ دوم غیر مجلد قیمت رعائتی ۳ر

(۳) کفارہ۔ یہ وہ لکچر ہے جو لاہور کے جلسہ سمبر میں اڈیٹر بدر نے دیا تھا۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ کی خریداری میں ایک احتیاط

مطبع بدر لاہور کی چھپی ہوئی براہین احمدیہ کی جزو جبی کے وقت غالباً لاہور میں دفتری سے کچھ غلطی ہوئی ہے اس واسطے بعض کتابیں ناقص ہیں۔ یعنی بعض ورق درمیان میں نہیں ہیں اس واسطے دوبارہ دفتر میں ان کی پڑتال کی گئی ہے اور پڑتال شدہ کتابوں پر میں نے اپنے دستخط کر دیے ہیں۔ دفتر بدر سے جو صاحب براہین احمدیہ خرید کریں وہ کتاب پر میرے دستخط دیکھ لیں۔ مینیجر بدر۔

بسترے لانے چاہئیں

جلسہ پر اور غیر جلسہ پر آنیوالے دوست ضرور اپنے بسترے ساتھ لایا کریں

سنت ابراہیمی

از

اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما

اے وہ لوگو! جو احمدی ہونے پر بیجا فخر کرتے ہو۔ لیکن دار الامن والامان قادیان میں کبھی برسوں کے بعد بھی ہفتہ عشرہ کے لئے آنے کا قصد نہیں کرتے تم ابھی ایک بڑی بھاری دولت سے بے نصیب اور اعلیٰ تر لذت و سرور سے محروم ہو۔ بھائیو! حضور امیر المومنین رض کا چہرہ اور درس کلام اللہ اور دوسرے بزرگوں کے انفاس قدسیہ کیا تاثیر رکھتے ہیں؟ خدا کی قسم میں لفظوں میں نہیں بیان کرسکتا۔ مجھ کو ان لوگوں کی حالت پر ہمیشہ رحم آتا ہے جو بیچارے صرف قادیانی اخباروں اور رسالوں کے مطالعہ پر ہی صبر کرکے بیٹھ رہتے ہیں۔ پھر ان کی حالت تو بہت ہی زیادہ تاسف کے قابل ہے جو ان اخبارات و رسائل کے مطالعہ کو کافی بھی سمجھتے ہیں اور قادیان آنے کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ آجتک کوئی ایک دن بھی مجھ کو قادیان میں ایسا نہیں گزرا کہ میں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی نہ کوئی زندہ ثبوت اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہو۔ اور میری روح میں تاریکی سے نور و روشنی کی طرف بڑھنے کا ایک خاص جوش اور ہیجان پیدا نہ ہو۔ آجکل میرے پاس کئی ایسے دوستوں کے خطوط آئے جن کے اس جلسہ سالانہ میں تشریف لانیکی مجھ کو قوی امید تھی لیکن دوستوں نے لکھا کہ ہم نہیں آسکتے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں بہت مانگی اور جواب کسی کو نہیں دیا۔ اے مظفر نگر شاہجہانپور بریلی۔ نجیب آباد۔ سہارنپور۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ شہروں کے رہنے والو۔ میں تو تمہارے شہروں اور پر رونق بازاروں اور پر تکلف مجلسوں کی برسوں کی زندگی کو اس معمولی گاؤں قادیان کی ایک منٹ کی زندگی کے برابر نہیں سمجھتا۔ اے میرے دور افتادہ پیارے بھائیو! تمہارے شہروں کے بڑے بڑے عالی جناب۔ امرار۔ رؤسا رجو عموماً ہیچومن دیگرے نیست کی مجسم تصویریں ہیں۔ واللہ میری نگاہ میں حضرت امیر کے غلاموں کی خاک پا کی برابر بھی نہیں سماتے۔

ایکہ آگاہ نہ عالم درویشان را ☆ تو چہ دانی کہ چہ سوداو سراست ایشان را

صرف مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ ۵ مارچ کی صبح کو نماز فجر کے بعد ہمنے سنا کہ حضرت امیر اس وقت بستی سے باہر اسکول و بورڈنگ وغیرہ کے جدید میدان میں مسجد النور کا بنیادی پتھر رکھنے کے لئے جانیوالے ہیں آہ! وہ کیا سماں تھا کہ ہمارا امام اپنے کثیر التعداد غلاموں کے حلقہ میں حقائق و معارف کے دریا بہاتا ہوا جا رہا تھا۔ مقام مقصود پر پہونچکر ہر شخص کوشش کرتا تھا اور دل میں شوق رکھتا کہ اس عظیم الشان معمار یعنی ظل ابراہیم کو اینٹ اور گارا دینے میں حضرت اسمٰعیل کا نمونہ بنے۔ دوستو! تم تو مسجد النور کی شاندار عمارت کو دیکھو گے لیکن میری نگاہوں میں تو وہ نقشہ بھی کھچا ہوا ہے کہ ہمارا امام اپنے ایک ادنیٰ ترین غلام (اکبر نجیب آبادی) کے ہاتھ سے پہلی اینٹ لے کر اپنے ہاتھ سے گارے پر جماتا ہے اور اس کی اس وقت کی درد دل کی دعاؤں کا اثر حاضرین پر اس قدر چھایا ہوا ہے کہ سب پر خود فراموشی اور محویت کا عالم طاری ہے۔ اس کے بعد وہ اینٹوں کے ایک ڈھیر پر بیٹھ کر عمارتوں اور مسجدوں کے حقیقی فلسفہ پر ایک تقریر کرتا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ کانوں کے راستہ دلوں تک پہونچکر سننے والوں کے ایک ایک رونگٹے کو متاثر کرتا ہے ۱۱ مارچ کو حضرت امیر المومنین بعد نماز جمعہ فرماتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کے جدید صحن میں تہ خانہ کا کمرہ بنانے کے لئے مٹی نکلوانے کا کام اگر جلد نہیں ہوسکتا اور مزدور میسر نہیں آتے تو ہمارے مریدین میں سے اکثر اشخاص اس کام میں مدد دے سکتے ہیں بس یہ سننا تھا کہ تمام قادیان میں ایک ہلچل مچگئی اور حضور امیر المومنین کے ایک ادنیٰ سے اشارہ پر اسکول کے نوجوان لڑکوں کے علاوہ کیسے کیسے عظیم الشان انسانوں نے مٹی کھودنے اور ٹوکریاں اٹھانے کا کام کیا اس کا اندازہ اس خط سے ہوسکتا ہے جو ایک ہماری جماعت کے واجب التعظیم بزرگ اور معزز ترین انسان نے اپنے ایک ادنیٰ خادم کے نام لکھا جو ذیل میں درج ہے۔ آہ شہروں کی خوش باش زندگی بسر کرنیوالو ایمان سے کہنا کیا تم کو یہ سرور اور لذت حاصل ہوسکتی ہے جو ہمکو میسر ہے؟

مخدوم کا خط خادم کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم اکبر شاہ خانصاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا جبکہ میر مہدی حسین صاحب نے مجھ حضرت امیر المومنین کے اس حکم سے مطلع فرمایا کہ مسجد سے مٹی اٹھانے میں سب لوگ مدد دیں۔ ارشاد کی تعمیل میں یہ عاجز اپنے .... کو ساتھ لیکر مسجد اقصیٰ کو گیا جہاں آپ بورڈرز کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ مٹی اٹھانے کے کام میں نہائت سرگرمی سے معروف تھے۔ میرے اس ضعیف وجود میں اتنی طاقت کہاں کہ اس ثواب میں حصہ لے سکے تاہم اس حرص میں کہ جناب امیر کے فرمان کی تعمیل کیواسطے کچھ ادنیٰ کوشش کرنیوالوں میں نام ہوجائے۔ میں نے بھی دو تین ٹوکریاں اٹھائیں لیکن یہ کام ایسا تھا کہ اس مجمع کی اگر جماعت بندی کی جاتی تو مجھے انفنٹ کلاس میں بھی رکھنا جائز نہ ہوتا۔ میرے ہر دو ساتھی تو کام میں معروف رہے اور میں نماز عصر کیواسطے وضو کرنے لگ گیا۔ وضو سے فارغ ہوکر میں مسجد مبارک کو جاتا تھا کہ راستہ میں مجھ شیخ عبد الرحیم صاحب ملے اور فرمایا کہ مسجد مبارک میں جماعت ہوچکی ہے چونکہ انہوں نے بھی نماز عصر ہنوز ادا کرنی تھی اس واسطے ہم دونوں واپس مسجد اقصیٰ میں گئے اور ہر دو نے ملکر باجماعت نماز عصر ادا کی۔ چونکہ آپ اس وقت اپنے نوجوانوں کے ساتھ مٹی اٹھانے کے کام میں بدستور معروف تھے اس واسطے میرے قلب پر ایک خاص اثر ہوا اور خدا کے فضل نے مجھے آپ صاحبان کیواسطے دعا کیطرف متوجہ کیا۔ یہاں تک

وقرآن الفجر

انّ قرآن الفجر کان مشھودا

۱۰ فروری ۱۹۱۱ء فرمایا - نبی کو ایک ایسی تعلیم دیجاتی ہے جسمین کسی قسم کی ظلمت نہین ہوتی بلکہ وہ روشن ہوتی ہے اور بالکل بےعیب - دوم اس کو ایسی طاقت دیجاتی ہے جو دشمنون کو ہلاک کرتی ہے اور ان کے ضرر سے نبی کو محفوظ رکھتی ہے - حضرت موسیٰ کو بھی وہ آیتین دی گئین - ایک فالقی عصاہ فاذا ہی ثعبان مبین دوم - ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للنظرین - حضرت موسیٰ مین ایسی قوت قدسیہ تھی جس کے ذریعہ فرعون کی جماعت ہلاک ہوئی اور آپ کا عصا آپ کی جماعت فرعونی گروہ کو کھا گئی - تلقف ما یافکون سے اور بھی یہ بات واضح ہوتی ہے - یہ کہنا ایسا ہی ہے - جیسے ہم کہتے ہین اس کا غم مجھے کھا گیا وہ تو مجھے کچا ہی کھا جاتا - پھر حضرت موسےٰ کی تعلیم ایسی روشن تھی - کہ اس پر کوئی عیب نہ لگا ئیگا -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب اور تعلیم کو بھی جا بجا نوراً مبیناً کہا گیا ہے - شریعت بیضا بہی مشہور ہے مگر نور و بیضا مین فرق ظاہر ہے - کسی ہندی شاعر نے خوب کہا ہے - اگرچہ تشبیہ کا طرز اچھا نہین "بہت فرق ہے بلکہ بالکل جُدا - حبیب زلیخا - حبیب خدا" - پھر دین اسلام کو بھی سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے - چنانچہ فرمایا - ان الدین لتارذ فی المدینۃ کما تارذ الحیۃ فی الجحر - اور فرمایا - کہ اُمِرتُ بقریۃ تاکل القریٰ - دین مدینہ مین آئے گا جیسے سانپ اپنی سوراخ مین اور مجھے ایسا قریہ دکھایا گیا ہے - جو دوسرے قریون کو کھا جائیگا -

فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّی کہتے ہین اس لئے کہ آپ ام القریٰ کے رہنے والے تھے - کبھی یائے نسبت مضاف الیہ کے ساتھ لگائی جاتی ہے - کبھی مضاف مضاف الیہ دونون کے ساتھ - جیسے عبدالشمس کی اولاد کو عبشمی کہتے ہین - کبھی صرف مضاف کے ساتھ جیسے ام القریٰ کے رہنے والے کو امی کہہ دیا - دوم اس لئے امی فرمایا کہ گویا آپ مان کی طرف منسوب ہین اور فطرۃً ہی مطہر تھے کسی بیرونی تعلیم کا اثر نہین لیا

فرمایا - کہ اس قسم کے سوال بہت لغو ہین کہ ادخلوا ھذہ القریۃ - مین قریہ سے کونسا قریہ مراد ہے - یا الذین کفروا کون تھے - یہ قرآن مجید کے فہم کا طریق نہین اور اس طرح اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے اور قرآن کی وہ آیۃ کسی خاص آدمی کے لئے سمجھ لیجاتی ہے ہر مؤمن کو چاہئیے کہ وہ قرآن کی آیات کا شان نزول اولاً اپنے نفس کو قرار دے - دیکھو اس گاؤن کا نام تو اریحا تھا - مگر تمہین اس کے علم سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جس گاؤن مین جاکر آباد ہو وہان فرمان بردار ہو کر رہو اور دُعا کرو کہ الٰہی مین اگلے گناہون سے توبہ کرتا ہون - آیندہ نیکی کی توفیق عنایت فرما -

---

یادِ رفتگان نوترمیم

یہ رسالہ مرتبہ منشی محمدؐ دین صاحب فوقؔ ۱۱۶ صفحہ حجم کا خوشخط اچھے کاغذ پر چھپا ہوا ہمارے پاس بغرض ریویو پہونچا ہے اس مین لاہور کے مشہور ہندو - مسلمان فقراء اور درویشان باصفا کے حالات اور کرامات اور ان کے مقبرون کا ذکر ہے کتاب کی قبولیت اس سے ظاہر ہے کہ بار دوم چھپی ہے اور جو لوگ اس قسم کی باتون کا شوق رکھتے ہین ان کے مذاق کے مطابق عمدہ مصالحہ جمع کیا گیا ہے - قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ - کارخانہ صوفی پنڈی بہاء الدین ضلع گجرات

(۲) جناب فوقؔ جیسے اعلےٰ درجہ کے ناثر ہین ویسے ہی اعلےٰ پایہ کے شاعر بھی ہین آپنے حال مین ۱۴۰ صفحہ کی ایک یادگار فوقؔ شائع کی ہے - جس مین اپنے مختلف زمانہ کے دلچسپ شعر لکھے ہین ہر غزل جس حالت یا جس تاریخ کو لکھی گئی ہے اس کا ذکر بھی قابل دید ہے قیمت ۶ ملنے کا پتہ - منشی محمد دین ایڈیٹر کشمیری میگزین لاہور

دفتر ریویو مین رعائت کتب

مجلس معتمدین نے ایندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مفصلہ ذیل کتب کو نصف قیمت پر دینا منظور کیا ہے - چونکہ جلسہ پر احباب کی کثرت کی وجہ سے بعض دوستون کو کتابین خریدنے مین تکلیف ہوتی ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ جو احباب رعائتی قیمت پر کتابین خریدنا چاہین اپنی روانگی سے پہلے ایک کارڈ کے ذریعہ اُن کتابون کے نام اور اپنا نام اور پتہ لکھکر دفتر ریویو مین اطلاع دیدین - ہم وہ کتابین ایک پیکٹ مین باندھکر اوپر کتابون کا نام قیمت اور خریدار کا نام لکھدینگے - جس وقت وہ صاحب دفتر مین تشریف لاوین - قیمت لیکر فوراً پیکٹ ان کے حوالہ کر دیا جائے گا - اس طرح محررون کا کام بھی ہلکا ہو جائیگا اور خریدارون کو بھی انشاء اللہ تکلیف نہ ہوگی - کتابون کی فہرست معہ قیمت حسب ذیل ہے :-

براہین احمدیہ حصہ اول ۵ر - حصہ دوم ۴ر - حصہ سوم ۱۰ر خطبہ الہامیہ - اظہار حق ۵ر - لغات القرآن حصہ اول عمہ - ایضاً حصہ دوم عمہ - شرح ترمذی جلد اول عمہ - ایضاً جلد دوم عمہ خزینۃ المعارف حصہ اول و دوم ۴ر - ایضاً حصہ سوم و چہارم ۴ر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر - مواہب الرحمان ۲ر - برکات الدعا ۲ر خلافت راشدہ حصہ دوم ۴ر - الحق لودیانہ ۲ر - الحق دہلی ۸ر نسیم دعوت ۳ر - جنگ مقدس ۲ر - اعجاز احمدی ۳ر - حمامۃ البشریٰ الہدیٰ ۴ر - مسک العارف ۱ر - ضرورت الامام ۲ر - ضیاء القرآن ۴ر حیرت کی حیرانی حصہ اول و حصہ دوم - خطبات محمدیہ ۴ر - اسلامی اصول کی فلاسفی ۴ر - قاعدہ عربی اُردو نواب صاحب ار - نورالقرآن حصہ اول ۲ر - اجرومیہ ۱۰ر - ہدیہ ثاقب ۲ر - پنج ارکان اسلام ار - سیرۃ الابدال ۱ر - دعوت دہلی ۱ر - احمدی کا من ار - الذکر ۲ر - راز حقیقت ار - مبادی الصرف ۱ر ستاتن دھرم ۱۰ر - فضل حق ار - ابطال الوہیت مسیح ار - تقریرین ۲ر حجۃ الاسلام ار - سلسلہ دینیہ حصہ اول ۸ر - تحفہ قیصرہ ۲ر - ستارہ قیصرہ دعوت الحق ۵ر - دعوۃ الندوہ ۱ر - سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲ر - صبر جمیل ۱۰ر - التبیان - دافع البلاء کشف الغطاء ۲ر - تحفۃ الندوہ ۱۰ر - سخن معقول - سچائی کا اظہار حضرت اقدس کا ریویو - لیکچر سیالکوٹ ۱ر - جام شہادت ۱۰ر رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء - الوصیت ۲ر - شہادت القرآن ۴ر تذکرۃ الشہادتین اردو ۵ر - ایضاً فارسی ۳ر - نزول المسیح ۴ر

مینیجر ریویو - قادیان

ہمارا مذہب

جیسا کہ کسی گذشتہ اخبار مین لکھا جا چکا ہے ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب نے ایک کتاب بنام دین الحق یا ہمارا مذہب لکھکر شائع کی ہے جسمین انہون نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ان غلط فہمیون کے دور کرنے کی سعی کی ہے - جو بعض لوگون کو ہمارے عقائد کی بابت ہو رہی ہین ایسی کتاب شائع کر کے میر صاحب موصوف نے ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا اور اُمید ہے کہ احباب اس سے بہت ہی مستفید ہونگے تاہم بطور احتیاط لکھا جاتا ہے کہ اگر کسی صاحب کو اس کتاب مین صاحب مصنف کی کوئی کمزوری دکھائی دے یا کوئی اعتراض اس کے پڑھنے سے کسی کے دل مین وارد ہو تو ضرور ہمین خط کتابت کے ایسے مقامات سے اطلاع دیجاوے تاکہ مناسب اصلاح وقت پر ہو جاوے - یہ ضروری عرض ہے پس کتاب کے پڑھنے والے صاحبان اس امر کا ضرور خیال رکھین -

بستر

جلسہ پر یا غیر جلسہ پر آنیوالے احباب کے واسطے ضروری ہے کہ اپنی ضرورت کے مطابق اپنا بستر ساتھ لاویں -

آریون کی تین قسمیں اور ان کے طرزِ عمل پر سرسری نظر

فرقہ دیانندی کے حالات اور بالخصوص ان کے موجودہ اقوال و افعال کا مطالعہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہین کہ گو وہ سب کے سب من حیث القوم ایک سمجھے جاتے ہون - اور بظاہر یکسان نظر آوین - لیکن اصل مین ان کی تین قسمین ہین - ہم ان کی مختصر تعریف کے بعد یہ بتانا چاہتے ہین کہ دیگر اقوام اور خاص کر مسلمانون کو ان کے طرزِ عمل سے کیا سبق لینا چاہیئے - ایک آریے تو وہ ہین - جو صرف برائے نام بھیڑ چال کے طور پر اس فرقہ مین شامل ہو گئے ہین یہ سمجھ کر کہ سماجی تحریک ایک بلند نام اور ہونہار تحریک ہے - اس کی بیعت یا حمایت موجبِ اعزاز و شہرت ہوگی - نہ اُن بیچارون کو وید سے واسطہ ہے - نہ سماج کے اصولون کی خبر - نہ دیگر مذاہب کے عیوب اور اس نئے مت کے محاسن سے کچھ بحث - ہان اتنا جانتے ہین - کہ اس جدید گروہ مین جا ملنے سے بہت سی قدیم قومی قیود سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور ایک طرح کی آزاد و بے قید زندگی کا موقعہ حاصل ہوتا ہے - انہین

رواجی آریہ

کہنا بیجا نہ ہوگا - کیونکہ ان کا تعلق آریہ مینتھ یا سماج کے ساتھ معمولی رسم و رواج کے رنگ مین ہوتا ہے اور بس - دوسرے وہ لوگ ہین جو اپنے مذہبی پیشوا سوامی دیانند آنجہانی کی بعض قومی اصلاحات سے متاثر ہو کر ان کے مشن کو قابلِ تائید و ترویج سمجھتے ہین اور ان کے قائم یا پیش کردہ سماجک اصولون کی وقعت عظمت اور اہمیت کے قائل ہو کر انہین اصنام و اوہام پرستی وغیرہ قدیم رسوم آبائی کی تقلید پر ترجیح دیتے ہین - ہم اس موقعہ پر یہ بحث نہین کرنا چاہتے - کہ یہ متوسط گروہ مشرکانہ جاہلانہ اور غافلانہ باتون سے بیزار ہو کر جس ویدک توحید پر ایمان لاتا جس سماجی قومیت کا حامی کار بنتا اور جس ترقی و بیداری کی پٹڑ کو اپنی قوم اپنے ملک بلکہ دنیا بھر کے لئے سرچشمۂ حیات رحمت آیات جتنے کہ موجب نجات قرار دیتا ہے آیا وہ کہان تک اس درجہ قدر و قیمت کے لائق اور فی الواقعہ ایسی ہی قابلِ قبول ہے یا نہین جیسی کہ سمجھی جاتی ہے - لیکن ہان ہم اتنا کہہ سکتے ہین کہ آریون کا یہ فریق جنہین اور صرف انہی کو

سماجی آریہ

کے نام سے موسوم کرنا موزون ہوگا - بحکم خیر الامور اوسطہا - تمام آریون مین بہتر اور بس غنیمت سمجھے جانے کے مستحق تھے اگر وہ اپنی مذہبی چھان بین مین حدود اعتدال سے تجاوز نہ کرتے اور دیگر مذاہب و اقوام کے بارہ مین اخلاق اور ادب ماوجب کو ہاتھ سے نہ دیتے اور اس کے ساتھ ہی ملکی و قومی ترقی کی بے تحاشا دھن مین ان دور از کار بلند پروازیون سے اجتناب کرتے ہین کا عام چرچا پھیلنے سے نہ ملک کو کچھ فائدہ پہونچا نہ ان کی قوم کو بلکہ برعکس آئین ملک بھی چند در چند پریشانیون اور قانونی جکڑبندون کا نشانہ بنا اور خود ان کی قوم ان کے بعض بڑے بڑے لیڈر اور اکثر دیگر سماجی افراد بھی اس تنگ ظرفی و جوش بے جا کی خمیازہ بھگتنے سے نہ بچے ان لوگون کو خداوند کریم عقل سلیم عطا فرماتا تو ان کا کام صرف یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اپنی قوم کو رسوم قبیحہ سے پاک کرنے توحید کی جانب توجہ دلانے اور ملک و ملت کی اندرونی اصلاح و ترقی کی تدابیر اختیار کرنے پر امن پسندی و سلامت روی کے ساتھ زور دیتے رہین - دوسرون کو عیب لگانے کے بجائے خود عیبون سے حتی الوسع پاک ہونے مین عملاً ساعی ہون اور ایک ہر دلعزیز و نیک نام جماعت بن کر اپنے پیشوا کا نام روشن کرین اور دنیا کے لئے مذہبی رنگ مین قومی اصلاح و ترقی کا قابل تقلید نمونہ بنین - مگر افسوس وہ بیچارے ایسا کرتے کیون کر؟ جبکہ ان کے لیڈر سوامی صاحب کی تعلیم اور ان کی زندگی ہی ایسے پاکیزہ و پسندیدہ سبق دینے عاری و تہیدست ہے - خیر یہ بیچ کی راس کے آریہ پھر بھی اورون سے بہتر ہین - کیونکہ اول تو کھلم کھلا کسی سے پرخاش نہین رکھتے اور جو کسی کے ساتھ ان کی چھیڑ چھاڑ ہو بھی جاتی ہے - تو جو کچھ کہتے یا کرتے ہین - دانا دشمن کے طور پر نہ کہ بالکل بے ہودہ و قابل نفرت طریق سے - ہان ان کی سیاسی بلند پروازیان البتہ زیادہ خطرناک تھین یا ہین سو ان کی تادیب و تعدیل گورنمنٹ کا رُعب و اقبال بخوبی کر سکتا ہے کر رہا ہے کر چکا ہے اور بشرط ضرورت کرتا رہے گا - تیسرے آریہ وہ لوگ ہین جو نہ تو بھیڑ چال کے طور پر محض رسمی و رواجی رنگ مین داخل سماج ہوئے ہین نہ سوامی صاحب کی اصلاحی اغراض کے شیدائی بن کر یا قوم کی اصلاح و ترقی کی ضرورت سمجھ کر معقولیت اور متانت سے کچھ کام کرنے کی خاطر بلکہ محض نمود اظہار وجود - حصول شہرت اور جلب منفعت کو مدِنظر رکھ کر انہون نے سماجی چولا پہنا ہے - اور چونکہ ان کے ملحوظات اور دلی مقاصد کو نیک نیتی - خداترسی اور شیوۂ شرافت سے کوئی واسطہ نہین اس واسطے وہ حق پسندی منصف مزاجی اور راست گوئی سے بھی کچھ غرض نہین رکھتے بلکہ برخلاف ازین مشہور و معروف ہونے کے شوق مین حد درجہ کی بے باکی - دریدہ دہنی - کینہ حملے - پاکون کی توہین اور اپنے سوا ہر دوسرے فرقہ کی دل آزاری کو بے تکلف روا رکھتے ہین - اچھے سے اچھے خان کی پگڑی اتار لینا اُن کے بائین ہاتھ کا کرتب ہے اور جہان بھر کی عیب شماری ان کی زندگی کا مقصد اعظم - کچھ بے جانہ ہوگا - اگر ہم ان کو

...... آریہ

کے خطاب سے مخاطب کرین - کیونکہ ان کے اپنے کرتوت انہین اسی کا مستوجب قرار دیتے ہین اور ہمین سخت افسوس ہے کہ قومی منافرت اور جوش تعصب کو بھڑکا کر ملک کے امن عامہ مین یہ مہاشے بھی اپنے معزز بھائی سماجی آریون سے کچھ کم خلل انداز نہین ہوئے انہون نے مذہبی تعصب اور نفرت کی سپرٹ پیدا کرنے اور پھیلانے مین بلاشبہ وہ کام کیا جو ایک آگ کا شعلہ گھاس پھونس کے ڈھیر کے ساتھ کرتا ہے - گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے عہد پُر امن و عافیت کی ناقدری کی اس کی عطا کردہ آزادی سے نہائت خطرناک اور نفرت و ملامت کے قابل طور پر فائدہ اُٹھایا - سوتے فتنون کو جگایا - ہندون - عیسائیون اور مسلمانون کے بزرگانِ دین کو وہ وہ سنائین اور غیر آریہ ہموطنون کی وہ وہ دل آزاریان کین - کہ ملک چیخ اُٹھا - آخر مجبور ہو کر گورنمنٹ عالیہ کو ان کی بے اعتدالی و بدعنوانی کا بھی سماجی آریون کے ساتھ ہی نوٹس لینا پڑا - کہ جدید پریس ایکٹ مین اس تُوتُو مین مین کے متعلق بھی چند الفاظ رکھنے ضروری سمجھے - جس کے موجب یہ تیسری قسم کے آریہ مہاشے ہین - جنھون نے مذہبی لٹریچر کو بلاشبہ بہت کچھ ضرر پہونچایا اور اس کو خاصہ گندہ و ناگفتہ بنا دیا ہے اور ہم سمجھتے ہین کہ یہ بہت اچھا ہوا - گورنمنٹ نے اس قانون کو پاس کر کے صرف اُن (سماجی) بلند پروازون اور ان ...... بدلگامون کا منہ بند نہین کیا - بلکہ جو لوگ مذہب - قوم - ملک کی کچھ خدمت شرافت و متانت سے کرنا چاہین - ان کے لئے میدان خالی کر کے ہندوستان پر

احسان عظیم کیا ہے

جس کے لئے تمام امن پسند وفادار اور بہی خواہ رعایا و سرکار - افراد ملکی کو گورنمنٹ کا تہِ دل سے شکر گزار ہونا چاہیئے۔

افسوس مضمون اندازہ سے کچھ بڑھ گیا ہے - لہٰذا اُسے اب اور طول دینا مناسب نہ ہوگا - اس واسطے صراحتہً یہ تبلانے سے فی الحال باز رہتے ہین - کہ آریون کی ہر سہ اقسام مذکورہ کا طرزِ عمل اور ان کے کارنامے اپنی اپنی جگہ پر مسلمانون یا دیگر اقوام کو کیا کیا سبق دیتے ہین لیکن ہمین اُمید ہے کہ نکتہ رس ناظرین اب بھی بغیر اس کے کہ انھین کھول کر جتایا جاوے - ان سطور سے بہت کچھ کام کے نتائج نکال سکین گے - جن سب کا ماحصل یا لب لباب ناچیز

لفظون مین یہ ہو سکتا ہے۔

موجودہ گورنمنٹ کے بابرکت عہد کی قدر۔ ہمسایہ قومون کے ساتھ آشتی و سلامت روی مذہبی امورین بے جا طرفداری و تعصب سے نفرت۔ تحریر و تقریر مین تہذیب۔ شرافت اور اخلاق و اعتدال کا خیال۔ ذاتی مفاد یا ناموری کی دھن مین حد سے زیادہ آزادی سے باکی اور کسی کی دل آزاری سے اجتناب۔ خدا ہم سب کو ایسی نیکیون کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین

احمد حسین احمدی فرید آبادی از دہلی ۸ ہم فروری سنہ ۱۹۱۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل برہما مین آئی مڈی اوتار
یا
مہدی آخر الزمان کا انتظار

حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت کا اندازہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے جبکہ انسان آپکے ان عظیم الشان دعوٰن اور پیشگوئیون کی صداقتون پر نظر کرتا ہے۔ جو آئے دن زمین و آسمان کے انقلابات اور دنیا کے مذاہب کے پاک صحیفون سے ظاہر ہو رہے ہین۔ چونکہ حضرت فخر الاولین و الآخرین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے نہ صرف ملک عرب کی ہی ہدایت مقصود تھی بلکہ آپ بمطابق آیہ کریمہ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ تمام دنیا کی قومون کے لئے رسول اور شفیع بناکر بھیجے گئے۔ اس لئے "مسیح محمدی" کا دعوے بھی مسیح موسوی کی مانند محض کسی فرقہ۔ ملک یا اقلیم کی ہدایت کے لئے ہی مخصوص نہین ہے بلکہ آپ کا مقدس وجود ہی اپنے سید و مولیٰ (صلعم) کی کامل متابعت پر تمام دنیا کے لئے بشیر و نذیر ہو کر آیا۔ دنیا کی متمدن قومون۔ ہندو۔ مسلمان۔ انگریز۔ مین آج کل ایک زبردست مصلح جس کو وہ اپنے پاک نوشتون کی زبان مین۔ کرشن۔ مہدی۔ مسیح کے بزرگ نامون سے موسوم کرتے ہین۔ اس کی سخت ضرورت کے محسوس کرنے اور انتظار مین ہونے کے علاوہ بعض غیر متمدن گمنام قومون مین بھی اس آخری زمانہ کے خاتم الخلفاء کا بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے چنانچہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد مین اتفاقاً میری نظر سے ایک کتاب گزری جس کے فاضل مصنف نے ملک برہما مین رہ کر نہایت مشقت سے وہان کی مذہبی تحقیقات کو سنہ ۱۸۹۳ء مین مطبع نامی لکھنؤ سے کتاب کی صورت مین شائع کیا ہے۔ چنانچہ مصنف مذکور دیباچہ مین اس طرح رقمطراز ہے۔ "جبکہ ایک مدت دراز تک میرا رہنا ملک برہما مین ہوا اور شہر رنگون۔ مانڈلا۔ پروم۔ ممبو وغیرہم بڑے بڑے شہرون مین قیام رہا۔ بوجہ شوق تحقیق مذہب برہما مجھ کو برہما زبان سیکھنے کی ضرورت ہوئی اور بعد حصول علم برہماجس کی پریشانی حاصل کرنے والے کا دل و دماغ ہی جانتا ہے۔ مین نے اپنی عمر عزیز کا ایک بہت بڑا حصہ مذہب برہما کی تحقیق اور حالات ملک برہما مین صرف کیا لہذا اس کتاب کے بعض مقامات سے ناظرین بدر کے لئے کچھ اقتباس کیا جاتا ہے میرے خیال مین یہ تحقیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت ہے۔ موافقین کو عموماً اور مخالفین کو خصوصاً اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے فقط۔ میر بشارت علی خان۔ حیدرآباد دکن ۲۰ فروری سنہ ۱۰ء

مذہب برہما

اگرچہ ملک برہما مین۔ چین۔ شیانگ۔ برہما تین قومین آباد ہین مگر یہ سب ایک ہی خدا کی پرستش کرتی ہین۔ اور ایک ہی کتاب پر سب کا عمل ہے۔ فروعی مسائل مین کسیقدر اختلاف تو ضرور ہے۔ مگر اصول مین سب متفق ہین۔ ان کی بعض کتابون مین یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سب سے پہلے خدا نے برہم نامی ایک شخص کو پیدا کیا اور برہم نے بحکم خدا تمام دنیا و مافیہا کو پیدا کیا۔ اور وہ اب تک آسمان پر موجود ہے۔ بعد از ان خود خدا واسطے ہدایت مخلوق کے بارہا وقتاً فوقتاً بشکل انسان دنیا مین آیا اور بذریعہ نطفہ ماں کے پیٹ سے لڑکون کی طرح پیدا ہوا اور پھر سن بلوغ کو پہونچکر تارک الدنیا ہوا اور ہدایت کو اخیر زمانہ مین اپنے شاگردون اور خلیفون کے واسطے ہدایت کے چھوڑ کر خود دنیا سے مثل دیگر مخلوق کے انتقال کر گیا۔ اس طرح بشکل انسان خدا کے دنیا مین آنے کا نام پھیا[1] ہے۔ اور خود خدا یا اس کے شاگردون اور خلیفون کی تصنیفات کو پھیا سا کہتے ہین۔ تاریخ زری ناتھا پکاتنی مین لکھا ہے۔ کہ ہزارون پھیتے پیدا ہو چکے۔ مگر ان کے حالات کیا معنے نام تک کسی مذہبی کتاب مین نہین۔ ان وہ پانچ پھیتے جو سب سے زیادہ بزرگ اور اعلیٰ اس مذہب مین مانے جاتے ہین۔ یہ ہین۔ اول کوگتا گو۔ دوم گوناگون سوم کاتبا۔ چہارم شنگوٹما۔ یہ چار آج تک گزر چکے اور پنجم آئی مڈی۔ جو ابھی نہین پیدا ہوا۔ بلکہ آخر زمانہ دنیا مین پیدا ہوگا۔ برہما معتقد ہین کہ اس کے پیدا ہونے کے چند سال بعد قیامت آئیگی اور اس کے زمانہ مین سب کی عمر ہزار ہزار برس کی ہوگی اور اس کی ہدایت سے تمام روئے زمین کا ایک مذہب برہما ہوگا اور سب شنگوٹما کی عبادت کرین گے۔

علاوہ ان کے اور بھی بعض پھیتون کے حالات مختصر ان کی بعض کتابون مین دئے گئے ہین مثلاً سولامنی و ڈجالا و ماڈنیگا وغیرہم سولامنی کی نسبت اختلاف ہے بعض کہتے ہین وہ بادشاہ تھا اور تمام دنیا اس کے قبضہ مین تھی اور بعض کہتے ہین کہ وہ پھیا تھا اور مذہب کے ماننے والے تمام دنیا مین تھے۔ مسلمانون کا خیال ہے کہ سولامنی حضرت سلیمان علیہ السلام کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔ ماڈنیگا کے حالات مین صاحب زری ناتھا پکاتنی لکھتا ہے کہ اس کا زمانہ شنگوٹما سے کچھ ہی پہلے تھا اور یہ ناف زمین مین پیدا ہوا۔ تاریخ معتبر نیاتاذناچھون مین لکھا ہے۔ کہ ماڈنیگا کے پاس ایک سچی کتاب تھی اور یہ بڑا پھیا ایک بار آسمان پر گیا تھا اور پھر وہان سے زمین پر آیا اور اس نے اپنے دشمنون کو بہت مارا۔ ایک مرتبہ اس نے چاند کے دو ٹکڑے کر دئے تھے اور پھر یہ زمین سے آسمان پر چلا گیا اور ابھی زندہ موجود ہے

ایک معتبر سیاح فقیر نے مجھ سے بیان کیا کہ شمالی سرحد برہما پر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اور پہاڑی کے ہر چہار سمت بہت بڑا جنگل ہے جس مین درندے کثرت سے رہتے ہین اس پہاڑی مین بہت سے غار ہین۔ از انجملہ ایک غار مین ایک قدیم پھیا ہے۔ جس کی مدت بنا کوئی برہما نہین بتلا سکتا۔ چھت اس کی گر گئی ہے۔ مگر ہر چہار سمت کی دیوارین کسی قدر باقی ہین اور اس کے اندر سنگ مرمر کی ایک خوبصورت سی تصویر ہے۔ جسمین بجائے آنکھون کے دو جواہر بیش قیمت لگے ہین اور سنگ سیاہ کا بہت بڑا دروازہ ہے اس کے اوپر بخط برہمایہ عبارت کندہ ہے۔ "کسی شخص کی نجات نہ ہوگی۔ جب تک موافق حکم ماڈنیگا کے نکرے۔ اہل اسلام کہتے ہین کہ ماڈنیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے کیونکہ آپ ناف زمین کعبہ مین پیدا ہوئے اور آپکے پاس کتاب بھی تھی یعنے قرآن شریف اور آپ کو معراج بھی ہوا اور آپنے جہاد بھی کیا معجزہ شق القمر بھی آپ ہی سے ہوا۔ اور آپ کا زمانہ شنگوٹما سے ایک سو برس قبل تھا۔ تحقیق سے مسلمانون کا یہ قول سچ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ برہما کہتے ہین کہ ہر پھیتے کے پرستش کا زمانہ اس وقت تک ہے۔ جب تک دوسرا پھیا پیدا نہ ہو۔ مثلاً کوگتا گو کے بعد جب تک کاتبا پیدا نہ ہوا تھا۔ ہم سب کوگتا گو کی پرستش کرتے ہین جب کاتبا پیدا ہوا ہم سبھون نے کوگتا گو کی پرستش چھوڑ دی اور کاتبا کی پرستش کرنے لگے علیٰ ہذا القیاس یہ زمانہ شنگوٹما کا ہے اور عنقریب آئی مڈی پیدا ہوگا۔ ظہور آئی مڈی تک ہم سب شنگوٹما کی پرستش کرتے ہین۔ بعد اس کے جب آئی مڈی پیدا ہوگا اور سن بلوغ کو پہونچکر ہدایت مخلوق کریگا اس وقت ہم سب کو ضرور ہے کہ شنگوٹما کو چھوڑ کر آئی مڈی کی پرستش کرین۔ اہل اسلام کہتے ہین عجب نہین کہ آئی مڈی سے مراد حضرت امام مہدی آخر الزمان ہون۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[1] پھیا اوتار کے ایک معنے ہین۔ مگر اہل ہنود قائل ہین کہ خدا نے علاوہ صورت انسانی کے مچھلی اور کچھوے وغیرہ کی شکل مین بھی اوتار لیا اور برہما کہتے ہین کہ بجز انسان کے دوسری شکل مین خدا پھیا نہین ہوا۔ منہ۔

قادیان کیطرف آنیکے لئے اوقات ریلو

قادیان کا ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے - جو قادیان سے قریباً دس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے قادیان اور بٹالہ کے درمیان کچی سڑک ہے - جس پر یکہ چلتا ہے ایک یکہ میں تین چار سواریاں بیٹھتی ہیں - معمولی کرایہ فی سواری چار آنہ سے آٹھ آنہ تک ہوتا ہے - جو اصحاب اس میل کا سفر پیدل کر سکتے ہوں ان کے واسطے ایام جلسہ میں یہ بہتر ہوگا - کہ اپنا اسباب بیل گاڑی پر رکھدیں اور خود پیدل چلے آویں - جلسہ پر آنے والے دوستوں کے استقبال کے واسطے چند آدمی مقرر کئے گئے ہیں جو اسٹیشن پر موجود ہوں گے اسباب ان کے سپرد کر دینا چاہیئے - لیکن یہ ضروری ہے کہ اسباب پر ایک کاغذ چسپان کیا ہوا ہو اور اس کاغذ پر مالک اسباب کا نام لکھا ہوا ہو۔

امرتسر تا بٹالہ

امرتسر سے بٹالہ کی طرف تین ریلیں آتی ہیں - پہلی صبح ۸ بجے ۵۲ منٹ پر امرتسر سے روانہ ہو کر دس بجے بٹالہ پہونچتی ہے اُس کے مسافر ظہر کیوقت قادیان میں پہونچ جاتے ہیں - دوسری امرتسر سے دوپہر کو گیارہ بجے پچاس منٹ پر روانہ ہو کر قریباً ایک بجے بٹالہ پہونچتی ہے اس کے مسافر عصر کے قریب قادیان پہونچ جاتے ہیں - تیسری ریل امرتسر سے شام کے آٹھ بجے اٹھاون منٹ پر روانہ ہو کر رات کو دس بجے بٹالہ پہونچتی ہے اس کے مسافروں کو رات سرائے میں رہ کر صبح قادیان آنا چاہیئے۔

دہلی کیطرف سے امرتسر پہنچنے والی گاڑیان

دہلی کی طرف سے امرتسر میں چھ گاڑیاں پہونچتی ہیں - سب کو امرتسر میں گاڑی بدلنی چاہیئے (۱) صبح چار بجے ستائیس منٹ (۲) صبح پانچ بجے پچاس منٹ (۳) صبح ۷ بجے ۱۷ منٹ ان تینوں کے مسافر صبح آٹھ بجے ترپن منٹ پر بٹالہ کو روانہ ہونگے (۴) ۱ بجے ۲۵ منٹ دوپہر اس کے مسافروں کے واسطے آگے بٹالہ والی گاڑی طیار ہوتی ہے شام ۳ بجے ۲۷ منٹ اس کو ۵ گھنٹے کے انتظار کے بعد بٹالہ والی ریل مل جائے گی۔ (۶) شام ۷ بجے ۵۹ منٹ اس کو ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد بٹالہ والی گاڑی مل جائے گی۔

پشاور - راولپنڈی لائلپور - سرگودہ کیطرف سے امرتسر پہونچنے والی گاڑیان

اس طرف سے امرتسر میں گیارہ گاڑیاں پہونچتی ہیں جن میں چار گاڑیاں ایسی ہیں جو صرف لاہور سے تیار ہو کر چلتی ہیں اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں - باقی یہ ہیں (۱) صبح ۸ بجے ۴۴ منٹ - اس کے مسافروں کے واسطے بٹالہ والی گاڑی بالکل طیار ہوتی ہے صرف نو منٹ کی دیر لگتی ہے اسباب نکالنے اور پُل پر سے گذر کر گاڑی پر سوار ہونے کے واسطے جلدی کرنی چاہیئے (۲) ۱ بجے ۲۰ منٹ - اس کو آدھ گھنٹے کے بعد بٹالہ والی گاڑی مل جاتی ہے (۳) تیسری شام کے ۸ بجے ۳۳ منٹ اس کو ۲۵ منٹ کے بعد بٹالہ والی گاڑی مل جاتی ہے (۴) شام کے تین بجے یہ ڈاک گاڑی ہے۔ (۵) رات کے گیارہ بجے (۶) آدھی رات کو (۷) شام کے ۴ بجے ۲۷ منٹ - ان کے علاوہ ایک گاڑی دیر کو ۱۲ بجے ۱۶ منٹ پر پہونچتی ہے - مگر ان سب میں بہت انتظار کرنا پڑے گا اس واسطے تکلیف دہ ہیں - اب ہم مختلف اسٹیشنوں کے اوقات کا ایک نقشہ درج ذیل کرتے ہیں۔

پشاور کیطرف سے آنیوالی گاڑیان

پشاور شہر	نمبر ۲ کلکتہ ڈاک ۱۱ بجے ۵ منٹ شب	نمبر ۴ بمبئی ڈاک ۹ بجے ۱۶ منٹ صبح	عـ۱۸ تیز گاڑی ۱ بجے ۷ منٹ ظہر	مسافر عـ۱۲
نوشہرہ	۱۲-۱۷ شب	۱۰-۱ صبح	۲-۲۵ سہپہر	
کامل پور	۲-۲۷ "	۱۱-۳۰ "	۴-۲۷ شام	
حسن ابدال	۳-۴۸ "	۱۲-۳۸ دوپہر	۵-۵۵ "	
راولپنڈی	۵-۲۸ شب	۱-۳۳ ظہر	۸-۲۲ "	۶-۲۰ منٹ صبح
سوہاوا	۷-۴۸ صبح	۳-۲۲ شام	۱۱-۵ شب	۱۰-۲۰ "
جہلم	۸-۵۴ "	۴-۴۷ "	۱-۲۰ ظہر	۱۱-۵۵ "
لالہ موسیٰ	۹-۴۶ "	۵-۳۹ "	۲-۳۱ سہپہر	۱-۱۱ ظہر
گجرات	۱۰-۴۳ "	۶-۱۸ "	۳-۲۱ شام	۱-۵۵ "
وزیرآباد	۱۱-۰ "	۶-۳۵ "	۳-۴۹ "	۲-۲۱ سہپہر
گوجرانوالہ	۱۱-۴۶ "	۷-۲۷ شام	۴-۵۰ شام	۳-۲۸ عصر
لاہور	۱-۲ سہپہر	۹-۱۶ شب	۶-۰ "	۶-۰ شام
امرتسر	۳-۴ شام	۱۱-۵ شب	۸-۴۴ شام	۸-۳۳ منٹ شام

دہلی کی طرف سے آنیوالی گاڑیان

دھلی	۵ بجے ۱۵ منٹ صبح	۱۱ بجے ۷ دوپہر	۱۰ - شب	۴ - شام
غازی آباد	۵-۵۰ "	۱۱-۴۳ "	۱۰-۳۷ شب	۴-۳۶ شام
میرٹھ	۶-۵۴ "	۱-۶ ظہر	۱۲-۰ "	۶-۰ "
مظفرنگر	۸-۱۷ "	۲-۵۲ سہپہر	۱-۴۴ "	۷-۴۰ "
سہارنپور	۹-۳۶ "	۴-۳۰ شام	۳-۲۸ "	۹-۱۹ شب
انبالہ	۱۱-۴۲ دوپہر	۷-۳۰ "	۵-۳۲ شب	۱۲-۰ "
راجپورہ	۱۲-۴۷ "	۸-۴۴ "	۷-۰ صبح	۱-۲۶ شب
لودیانہ	۲-۵۶ سہپہر	۱۱-۲۰ شب	۸-۳۰ "	۳-۵ تہجد
پھلور	۳-۲۲ شام	۱۲-۱۰ شب	۸-۴۷ "	۳-۱۹ "
پھگواڑہ	۴-۱۶ "	۱۲-۴۳ "	—	—
جالندھر	۴-۳۶ "	۱-۵۴ "	۹-۵۰ صبح	۴-۲۰ "
امرتسر	۶-۵۹ "	۴-۲۷ تہجد	۱۱-۲۵ دوپہر	۵-۵۰ صبح
B	یہان گارڈی بدلے گی			

نوٹ - (۱) سیالکوٹ سے جو دوست بعد دوپہر ۱ بجے ۴ منٹ کی گاڑی پر روانہ ہوں وہ اسی دن دس بجے بٹالہ پہونچ سکتے ہیں اور جو دوست رات کو سوا گیارہ بجے سیالکوٹ سے روانہ ہوں انہیں وزیرآباد چار گھنٹہ ٹھہرنا پڑیگا۔ مگر بٹالہ میں صبح دس بجے پہونچکر ظہر تک قادیان میں پہونچ سکتے ہیں - نوٹ (۲) ساری ریلیں اخبار میں درج نہیں ہو سکتیں - مختصر طور پر چند لکھی گئی ہیں زیادہ ضرورت کے واسطے ریل کے تقسیم اوقات کے نقشہ کو ملاحظہ کرنا چاہیئے جو تمام اسٹیشنوں پر اُردو اور انگریزی میں لگا ہوا ہوتا ہے۔

واپسی کے اوقات

بٹالہ سے امرتسر کی طرف تین ریلیں جاتی ہیں - پہلی دس بجے صبح دوسری ڈیڑھ بجے دن کے تیسری شام کو ۶ بجے - اس سے زیادہ اگر کسی صاحب کو اوقات ریلو معلوم کرنیکی ضرورت ہو تو دفتر بدر میں آکر ریل کی کتاب دیکھ سکتے ہیں یا ایڈیٹر بدر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

نوٹ ملہ گوجرانوالہ سے ۹ بجے ۴۲ منٹ صبح گاڑی چلتی ہے امرتسر ۲ بجے ۳ منٹ عصر پہونچیگی اور ایک گاڑی ۳ بجے ۱۲ منٹ تہجد چلکر ۸ بجے ۴۴ منٹ صبح امرتسر پہونچیگی آگے بٹالہ کی گاڑی تیار ہوگی۔

سولہ روز کیواسطے رعائت

مفصلہ ذیل کتابین دفتر اخبار بدر سے ملسکتی ہین

(بقیمت رعایتی ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء سے ۳۰ مارچ ۱۹۱۶ء تک)

نام کتاب	مضمون	اصلی قیمت	رعائتی قیمت
× قرآن شریف مجلد	۔	۱۲ر عـہ	۔
براہین احمدیہ مجلد	حضرت اقدس علیہ السلام کی مشہور و معروف پہلی تصنیف - جس پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے چار جلد	۱۲ر صـہ	۸ر عـہ
براہین احمدیہ بیجلد	"	صـہ ر	۶ر
درثمین حصہ اول	حضرت مسیح موعودؑ کی اردو فارسی نظمون کا مجموعہ	۸ر	۶ر
" " دوم	وفات تک کی بقیہ نظمین	۴ر	۳ر
× چشمۂ مسیحی	حضرت اقدسؑ کی تصنیف جو انکین نہین ہتی عیسائیون کے ردّ مین	۳ر	×
مبادی الصرف	صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین	۲ر	۱ر
غلامی	غلامی کے متعلق تمام اعتراضات کے جواب اور فیصلہ کن بحث	۵ر	۳ر
عصمت انبیاء	ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان لوگ انبیاء علیہم السلام کا گنہگار ہونا سمجھتے ہین۔	۱۰ر	۷ر
سہ الشہادتین	مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کے افغانستان کی پیشگوئی سورۂ یٰسین سے	ار	ر
× آئینہ صداقت	حضرت اقدس کی وفات پر عجیب رسالہ	۲ر	×
الاستخلاف	شیعون کا ردّ قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین	۳ر	۲ر
شہادت الفرقان	مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب	۳ر	۲ر
معیار الصادقین	راستبازون کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت	۳ر	۲ر
ظہور المسیح	اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت	۶ر	۴ر
اسلام کی پہلی کتاب	مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب بچون کیلئے حضرت اقدس کے دعاوی اور انپر اعتراضون کے جواب کے متعلق مدلل و مکمل رسالہ	۴ر	۳ر
لیکچر مہر سنگھ	جسمین باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے	ر	×ر
عیسائی مذہب	عیسائیون کے ردّ مین اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت	ر	×
معیار حق	سچے مذہب کی شناخت کے بارے مین	ر	×

نام کتاب	مضمون	اصلی قیمت	رعائتی قیمت
مورکھ سیدھ	مسیح موعودؑ کی وفات پر جو اعتراضات ہین ان کے جوابات	۲ر	ار
کامن احمدی	پنجابی نظمین احمدی سلسلہ کے متعلق	ر	ر
نظم مستورات	مستورات کے لہجہ پر	ر	ر
احمدی کامن	(اللہ داد خان والے)	ر	ر
القول الصحیح	میان ہدائت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعودؑ کے دعاوی کے ثبوت مین	ار	ر
سری ہنہ کالنک اوتار	× جسمین حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے - حجم ۱۷۲ صفحے	۸ر	×
کرشن لیلا	ایک ہندی نظم لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت	ار	ر
فتح الدین	مسیح کی وفات کے ثبوت مین آیات و احادیث کی پنجابی نظم مین تفسیر	۴ر	×
سیر پرند	شکاری لوگون کے لئے بہت مفید	ر	۸ر عـہ
مجموعہ فتاوی احمدیہ	جسمین وہ تمام فتوے جمع کر دئے گئے ہین - جو حضرت مسیح موعود سے پوچھے گئے بلکہ حضرت امیر المومنین کے بھی کچھ حصہ	۱ر عـہ	عـہ ر
ست سلاجیت گلگتی	مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر - جذام استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی یبوست و درد جامع مفاصل وغیرہ	عـہ ر	۱۲ر
اخبار بدر مع ضمیمہ	جسمین حضرت امیر المومنین کے مکتوبات - جمعہ کے خطبہ - ڈائری علمی اخلاقی قومی مضامین اور مولانا حکیم نور الدین صاحب کے درس قرآن شریف سے نوٹ شائع ہوتے ہین	للعہ	۸ر ہے
بلا ضمیمہ	" " "	ہے	۸ر ع
لیکچر کفارہ	مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب - جسمین تردید کفارہ کے عقلی و نقلی دلائل دئے گئے ہین - قیمت	۳ر	×
اردو تفسیر قرآن شریف	کامل مجلد - پندرہ جلدون مین بنام ترجمان القرآن - مصنفہ نواب صدیق احمد خان ایک ہی نسخہ ہے	للعہ	عـہ
البرہان الصریح	پنجابی نظم مین مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - مصنفہ ہدائت اللہ شاعر	۲ر	ار
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	و فادار پریس کی ایک کتاب کا مدلل و مکمل جواب حصہ اول ۔ دوم ۲ر	۷ر	۵ر
پندرہ پارے کے تفسیری نوٹ	از درس حضرت امیر المومنین	۱۴ر عـہ	۸ر عـہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا جسکو خود حضرت نے ملاحظہ فرما کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی ہے اسمیں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد مجھے اور کسی شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ تاہم آپکے علاوہ اور معزز لوگوں نے بھی استعمال کر کے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے۔ منجملہ ان کے مکرمی فضل الرحمان صاحب ایڈیٹر طبیب حاذق حکیم مولوی قطب الدین صاحب حکیم محمد زمان صاحب وغیرہ بہت سے لوگ ہیں سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے آپ تجربہ کر کے دیکھیں۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا پھولا۔ پڑوال پل۔ ریم۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عا۔ قسم دوم عہ/ قسم سوم عصہ اصلی ممیرا قسم اول عا قسم دوم سے ر۔

المشتہر احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان۔ ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود تو لوہار ہوں اور یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے۔ سوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ سب ٹھیک مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو بطور تخمینہ الماریں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جسمیں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں۔ جو صاحب صابن کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر کے فائدہ اٹھاویں۔

المشتہر

حکیم محمد دین۔ دروازہ ولیہ شاہ۔ گوجرانوالہ

تجارت کا راز

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوشکن خبر سے آگاہی ہو کہ اب میڈیسی صابون قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیگی وغیرہ صرف دس منٹ میں سکھانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس جو مبلغ للعہ ہے واپس کی جاوے گی جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہیں نقد روپیہ اول روانہ کر دیں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۳) پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی (۵) غریب احمدی کو فیس میں ہر کی رعایت ہوگی (۶) اگر مصالحہ سب تیار ہو۔ تو ایک دن میں خواہ ۵ من تیار کر لو۔

المشتہر

غلام محی الدین۔ مینیجر احمدیہ۔ وضع جھنڈوالی

(اسب آفس کھوڑ ریانوالی تحصیل و ضلع لائل پور)

مشتہران اپنے اشتہارات کے خود ذمہ وار ہیں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا حکیم نور الدین صاحب یا دفتر بدر کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے۔ کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۰۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہادر ریٹائرڈ میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کے گرمیوں کے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی بیٹ ہو کر آب ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا اثر رکھتی دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و تازگی حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت نواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ پژمردگی اور زردی چہرہ کے لئے اکسیر ہے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دکھائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔ روح حیات کے علاوہ طلاء اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے نئی طاقت بحال کرتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر۔ پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں ✦

بدر خواتین

درود شریف پڑھو

پیاری بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے خواب دیکھا۔ کہ میں ایک کمرے میں بیٹھی ہوں۔ تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب تشریف لائے ہیں آپنے دروازے میں سے مجکو کہا ہے مراد خاتون۔ میں تم کو بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ میں نے کہا کہ حضور اللہ مبارک کرے۔ یہ نہیں معلوم کہ کس بات کی آپنے مبارک دی ہے۔ جب آپ تشریف لیجانے لگے تو فرمایا کہ عورتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ درود شریف پڑھا کریں۔ سو میں چاہتی ہوں۔ کہ سب احمدی بہنوں کو بذریعہ اخبار بدر اطلاع دیجائے۔ تاکہ وہ درود شریف پڑھا کریں۔ والسلام

آپ کی خادمہ اہلیہ خورد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین از پرتاب گڑھ

برقع

کچھ عرصے سے بدر میں برقعہ کی نسبت مضمون چھپ رہے ہیں۔ آجکل اور اخباروں میں بھی اس کے متعلق بحث چھڑی ہوئی ہے۔ موجودہ برقعہ میں یہ نقص بتائے جاتے ہیں۔ کہ بچہ کو گود میں لینے یا کوئی چیز اُٹھانے یا دینے یا ہوا کے جھونکے سے سامنے سے ہاتھ وغیرہ کھل جاتے ہیں اور شاید بدزیب بھی معلوم ہوتا ہے۔ بہنیں بہت سی اصلاح و ترمیم کر رہی ہیں۔ کوئی تو بالکل نئے برقعے ایجاد کرتی ہیں۔ بعض مروجہ برقعہ میں اصلاح دیتی ہیں۔ نئے ایجاد شدہ برقعوں میں کوئی تو گون نما خاصا لباس معلوم ہوتا ہے اور بعض دو تین متفرق کپڑے ملکر ایک برقع بنتا ہے۔ مگر کچھ نہ کچھ قباحت ان میں بھی ضرور باقی ہے۔ جس برقعہ میں دو تین کپڑے ہوتے ہیں اس کے پہننے اُتارنے میں اور بچوں کو دودھ پلانے میں دقت ہوگی۔ اور گون نما تو خاصا زیب و زینت کا لباس ہے۔ برقعہ زینت چھپانے کے لیے ہو نہ کہ ظاہر کرنے کے لئے۔ میری رائے میں یہی مروجہ برقعہ خاصہ ہے ذرا کندھوں پر سے تھوڑا کپڑا اکٹر کر کف اور چُنٹ دار ڈھیلی آستینیں لگا دینی چاہئیں۔ اور سامنے کلاج بنا کر بٹن لگا دیں جتنی ضرورت ہوئی بٹن لگا دئے یا کھولدئے اور ہاتھوں میں دستانے پہن لئے۔ موزہ تو اکثر صاحب مقدرت بہنیں پہنتی ہی ہیں۔ اس طرح یہ برقع کچھ چیز اُٹھانے یا ہوا وغیرہ سے نہیں کھلیگا اور بچہ بھی آسانی سے گود میں لے سکتے ہیں۔ بچہ کو چھپانے کی تو کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اکثر خادمہ یا نوکر ساتھ ہوتے ہیں۔ بچہ ان کے پاس ہوتا ہے۔ اور اگر بچہ اپنی ہی گود میں ہو تو کیا حرج ہے۔ بچوں کی وجہ سے یہ معلوم بھی ہو جائے کہ یہ فلانے صاحب کے گھر کی مستورات ہیں۔ تو کچھ قباحت نہیں پردہ اور سفر کے لیے تو یہ برقع نہایت موزون ہے۔ ہاں بدزیب معلوم ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ مگر برقع کے لئے بہت خوبصورت ہونا معیوب ہے۔ کیونکہ وہ زینت کے ذیل میں آجاتا ہے۔ جو ممنوع ہے۔ مصر کی مستورات تو چہرے کو بدنما بنانے کے لیئے ایک نلکی سی ناک پر لگا لیتی ہیں۔

باقی رہی آنکھیں۔ تو اس کی نسبت یہ گذارش ہے۔ کہ موجودہ برقعہ کی جالی ہرگز مجبور نہیں کرتی کہ ایک عورت خواہ نخواہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مردوں کی طرف دیکھے یہ بات دل سے تعلق رکھتی ہے اگر دل میں ایمان ہو۔ اور خدا کا خوف ہو۔ تو وہ ہرگز غیر مردوں کی طرف دانستہ نہ دیکھے گی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ مذکورہ بالا جالی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مردوں کی طرف دیکھنے کو مجبور کرتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر آنکھوں کے آگے چھجا لگا دیا جائے تو اس میں یہ نقص ہے۔ کہ سامنے کا آتا ہوا آدمی یا گاڑی نظر نہ پڑی اور اسٹیشن کی بھیڑ بھاڑ میں کسی مرد سے ٹکر لگ گئی تو نہایت خفت کا باعث ہوگا۔ اور ساتھ جو کوئی اپنا عزیز یا رشتہ دار ہو اگر وہ نظر نہ پڑا تو اور مشکل ہوئی۔ کیونکہ برقعہ پوش عورتیں محض اُن کی رہبری پر ریل کی گاڑیوں کی طرف چلتی ہیں۔ امید ہے۔ کہ دیگر بہنیں بھی اس پر اپنی رائے ظاہر فرمائیں گی۔ والسلام

راقم

بنت ڈاکٹر بشارت احمد از بھیرہ

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کابل نے ایک توپخانہ اور چند پلٹنیں تنداخیل مہمند سرداروں کیطرف بھیجے کہ ان کی جماعت کے جن آدمیوں نے افغانستانی علاقہ میں ڈاکے مارے ہیں۔ انہیں حوالہ کیا جائے ورنہ خود ان کی خیر نہیں۔ مہمند سرداروں نے پچاس سرغنہ ڈاکوؤں کو افغانستانی فوج کے حوالہ کیا۔ جو پابجولاں جلال آباد میں لائے گئے۔ اور انہیں شارع عام میں پھانسی پر لٹکایا گیا۔

گورنمنٹ ہند نے سال رواں کے بجٹ (اندازہ آمد و خرچ) کے مطابق جو پانچ قسم کے ٹیکس بڑھائے ہیں۔ اُن کی تفصیل یوں ہے۔ اول شراب پر دوم مٹی کے تیل پر تیسرے تمباکو اور سگرٹوں پر چوتھے چاندی پر پانچویں سٹامپ پر۔ شراب کا محصول اس وقت فی گیلن سات روپیہ ہے۔ آئندہ نو روپیہ چھ آنے فی گیلن کیا جاوے گا۔ بیر شراب پر تین آنہ فی گیلن۔ نیز ہلکی شرابوں پر پچاس فی صدی محصول بڑھایا گیا ہے تمباکو پر ابتک کچھ محصول نہ تھا۔ سگرٹوں وغیرہ پر پانچ فی صدی چنگی لیجاتی تھی۔ اسی وجہ سے امریکہ سے سستے سگرٹ لاکھوں روپے کے آنے لگے تھے۔ سالگذشتہ میں ۱۲ ہزار پونڈ تمباکو اور لاکھ پونڈ سگرٹ باہر سے آئے۔ دس دس سگرٹوں کا پیکٹ ½ یا دو پیسہ کو مل جاتا تھا مگر اب سگرٹوں پر چار روپیہ سیر محصول لگایا گیا ہے۔

کلکتہ میں ایک کارخانے دھوتیاں پر کچھ ایسے گیت چھاپ دیئے ہیں۔ جنہیں سرکار کے خلاف ناراضگی پھیلانے کا باعث تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لیئے صاحب لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے قانون مطابع کے مطابق ان دھوتیوں کو مطبوعہ چیز سمجھکر ضبط کر لیا ہے۔

(۱) نوآبادیہائے پنجاب کے قانون کے ترمیم شدہ مسودہ کی بابت وزیر ہند بہادر کی منظوری حاصل کی گئی۔

(۲) سرحدی صوبہ کے علاقہ کلاچی کے موضع ٹکوارہ پر سینچر کی شب کو ۲۰ وزیری لوٹیروں نے چھاپہ مارا۔

(۳) کراچی میں محمد صالح زمیندار کے گھر ۱۵ اسلحہ ڈاکو آپڑے قریب ۲۰ ہزار کا مال لُوٹ کر لے گئے۔

(۴) کلکتہ کے محلہ بلیہ گھنٹہ میں سخت آتشزدگی سے ۲۰۰ کوٹھے راکھ۔ نقصان سنگین۔ دو بچے بھی جل گئے۔

(۵) ضلع ندیا (بنگالہ) کے ۳۰ دیہات ضلع فریدپور کو منتقل کئے گئے۔ جو شرقی بنگالہ و آسام میں شامل ہے۔

(۶) ۳۰۰۰ مسلح ایرانیوں کے دو گروہ تبریز کو روسی فوج قلعگیر پر حملہ کرنے آتے ہیں۔ تازہ خرابی تبریز میں صرف ۵۰۰ روسی فوج ہے اور ایران میں عام خواہش ہے۔ کہ اس کو ملک سے نکالا جائے۔

(۷) رُوس اپنی فوج کو ایران سے نکالنا نہیں ہے وہ کہتا ہے۔ کہ یورپ میں آبادی کی حفاظت کو خطرہ ہوگا۔

(۸) رُوس نے اعلان کیا اگر تبریز کے دستہ فوج سے چھیڑ کیجاویگی۔ تو اُسکو مجبوراً طفلس سے کمک بھیجنی پڑیگی۔ طہران کی خبر کہ اگر روس مزید کمک بھیجیگا تو تمام ایران میں جوش مخالفت بہت بھڑک اٹھیگا۔

(۹) دُخانی جہاز بندر معوانا پر غرق ہوا۔ اس کے نکالنے کو امریکا نے ۱۵ لاکھ روپیہ منظور کیا۔

(۱۰) شرقی بنگالہ و آسام کی گورنمنٹ نے مفسدانہ جلسوں کا قانون وہاں کے تین اضلاع میں ضروری سمجھکر جاری کیا۔ اس کا باضابطہ اعلان سدیہ کے گزٹ میں شائع کیا گیا ہے۔ یعنے باقر گنج۔ فرید پور میمن سنگھ میں کوئی جلسہ بغیر اجازت پولیس کے نہیں ہونے پائیگا۔ اور اس بندش کی میعاد چھ ماہ قرار دی گئی ہے۔

(۱۱) بمبئی کی خبر کہ پچھلی ڈاک ولایت میں پولیس نے ایک بڑی مقدار پمفلٹوں و رسالوں کی ضبط کی ہے۔ جنکا مضمون کہتے ہیں۔ کہ سراسر سڈیشن اور شدت سے باغیانہ تھا۔ پمفلٹ ہندوستان میں مختلف آدمیوں اور سوسائیٹیوں کے پتے پر بھیجے گئے تھے لیکن پولیس کی خبرداری ان کے ضبط اور تلف کرنے میں کارگر ثابت ہوئی۔

ہندوستان میں تبلیغ

ان معزز ہندوستانی دوستوں نے جو آج کل قادیاں میں موجود ہیں۔ ایک انجمن کا بنانا تجویز کیا ہے۔ جو مقصلات دہلی لکھنو وغیرہ میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تبلیغ کے واسطے کوشش کریں۔ ایک دعوت کی تقریب پر اکبر شاہ خان صاحب نے تجویز پیش کی کہ اس انجمن کا پریسیڈنٹ اس عاجز کو بنایا جائے جس کے جواب میں عاجز نے عرض کیا کہ خادم ہر طرح خدمت کیواسطے طیار ہے لیکن

رسید زر

۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ ۸/
ڈاکٹر سید جلال صاحب ۲۰۷ ۱۶/
میان احمد حسن صاحب ۵۸۰ ۱۲/
میان فیاض علی صاحب ۲۲۲۲ عہ
غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ ۲/

۱۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

منشی کرم الٰہی صاحب ۲۴۷۲ ۲/
ملک محمد صاحب ۱۰۵۱ ۸/
بدرالدین صاحب ۱۸۲۹ للعہ
میان امام الدین صاحب ۲۴۰۰ للعہ

۲۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

محمد اسمٰعیل صاحب برائے احمد دین صاحب ۲۴۷۶ للعہ

۲۶۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

عبد الرشید صاحب ۱۲ للعہ
میان شریف الحسن صاحب ۲۴۶۸ ۱۲/
عبد اللہ خان صاحب ۲۴۷۱ ۲/
بدرالدین صاحب ۲۴۶۴ ۸/
اہلیہ شیخ نور احمد صاحب ۲۱۷۰ للعہ
میان رحمت اللہ صاحب ۲۱۹۲/۱۴۴۲ للعہ
میان علم الدین صاحب ۲۴۴۶ للعہ
شتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
میان جان محمد صاحب ۲۴۷۷ ۸/
میان غلام رسول صاحب ۲۱۳۵ للعہ
ملک سردار خان صاحب ۲۴۷۸ ۸/
منشی روشن الدین صاحب ۲۴۷۴ ۲/

۵۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ عہ

۷۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

اکبر خان صاحب ۲۱۶۰ للعہ
عبد الشکور صاحب ۲۴۷۹ ۸/
میان چراغ الدین صاحب ۲۱۴۰ ۲/

۹۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ عہ
فخر الاسلام صاحب ۲۴۸۱ ۸/

۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

چوہدری غلام سرور صاحب ۲۴۸۵ للعہ

۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

محمد علی درزی صاحب ۱۹۹۶ صہ
میان احمد دین صاحب ۲۲۴۷ ۸/
صالح محمد صاحب ۵۹۱ للعہ

۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

میان محمد خلیل صاحب ۲۴۸۹ ۹/
مولوی رحمت اللہ صاحب ۲۴۹۲ ۵/

۲۵۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

میان امام الدین صاحب ۱۶۹۲ ۶/
اعجاز حسین صاحب ۲۴۷۰ ۲/
میان عبد الکریم صاحب ۲۴۶۶ ۶/

یکم مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

غازی الدین صاحب مسقط ۱۹۴۸ للعہ
سید عبد القادر صاحب ۲۱۳۹ ۸/

۲۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

ڈاکٹر محمد دین صاحب ۲۱۷۶/۱۰۸۴ للعہ

۳۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

میان غلام قادر صاحب ۲۱۴۹ ۸/
عطا محمد صاحب ۲۱۵۹ للعہ
محمد سردار خان صاحب ۲۱۵۹/۹۲۵ للعہ بقایا
احمد شاہ صاحب ۲۱۲۴ عہ
سید لعل شاہ صاحب برق ۷۸۶ ۸/
منشی گلاب الدین صاحب ۲۳۵۰ ۵/

۴۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

یوسف علی صاحب ۲۰۶۶ للعہ
عبد الکریم صاحب ۲۴۷۵ للعہ

۸۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

میان الٰہی بخش صاحب ۲۱۴۸ ۸/
شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ عہ بقایا
میان نور الدین صاحب ۲۴۴۷ للعہ
محمد جان صاحب ۱۳۴۸ ۸/

۱۰۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

محمد ظفر حسین صاحب ۲۳۶۳ ۲/
محمد فضل خان صاحب ۲۳۶۴/۲۱۵۷ ۸/

۱۲۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

جلال الدین صاحب ۱۹۷۰ للعہ بقایا
احمد دین صاحب ۹۲۶/۲۱۵۳ للعہ

۱۷۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ ۸/

۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

عبد الحکیم صاحب نمبر ۶/

مرزا غلام حسین سٹور کیپر ملاکنڈ ایک سخت مرض سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سے بہت بہت دعاؤن کے خواستگار ہین۔

(۲) شیخ عبد المجید۔ امجد صاحب ایم۔ اے کا امتحان و دیگر احباب کامیابی کے لئے دعا فرماوین

ایک عبرت کا نظارہ

اس جگہ شہر میرپور خاص کے پاس قریب ایک میل پر ایک جگہ ہے جہان کسی غرق شدہ شہر کے کھنڈرات ہین جن کو کاہو کے کھنڈرات بولتے ہین۔ چند دن ہوئے کہ بموجب حکم گورنمنٹ بمبئی ایک انگریز انجینئر کھنڈرات کھدوانے کے واسطے بھیجا گیا اس نے بذریعہ خوردبین و دیگر آلات کے ذریعہ پتہ کرکے ایک بڑا محل کھدوایا ہے جو کہ راجہ کاہو کا محل بیان کیا جاتا ہے یہ محل بڑا عالی شان ہے۔ اور بڑے بڑے پختہ اینٹون سے بنا ہوا ہے اور اس مین دیوتاؤن کی بہت سی تصویرین ہین جو کسی ایسے مصالحہ سے بنی ہوئی ہین۔ کہ ابھی تک بالکل نئی معلوم ہوتی ہے بندہ بھی دیکھنے کیواسطے گیا۔ عجب عبرت کا نظارہ ہے۔ اس محل مین بہت سے جواہرات نکلے ہین جو خزانہ سرکاری مین داخل ہوئے ہین۔ کمشنر صاحب بہادر صاحب ڈپٹی کمشنر انسپکٹر جنرل بہادر بھی دیکھنے کو آئے۔ مین نے ان کھنڈرات کی بابت لوگون سے پوچھا جو بیان کرتے ہین کہ ایک راجہ کاہو تھا جو بڑا ظالم اور سخت زانی تھا۔ اور اس کے عہد مین زنا کی بری رسم بہت رائج تھی۔ پھر ایک دفعہ قدرت خدا سے ایک ایسا سخت زلزلہ آیا جس سے تمام شہر غرق ہوگیا۔ مین جب دیکھ کر گیا۔ تو آیہ شریف قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین یاد آئی اور توبہ کی۔ عجب عبرت کا نظارہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ نیاز محمد

آریاؤنکی جرأت

ایک دوست لاہور سے تحریر فرماتے ہین۔ ۶ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو آریہ سماج وچھووالی کا لیکھرام کی ہلاکت کی یادگار مین جلسہ تھا۔ مین بھی وہان چلا گیا تھا وہ مسلمانون پر ملامت کرنے لگے۔ جیسا کہ ان کا طریق ہے اور رام دیو پروفیسر گروکل نے کہا کہ آج ہمارے لئے خوشی کا دن ہے کیونکہ آریہ سماج کی اس دن فتح ہوئی کیونکہ ہارنے پر وہی اتر آتا ہے جو ہار جاوے اور جو دلائل مین قوی ہو وہ نہین مارا کرتا تاریخ کے ورق گردانون کو تو دیکھو کہ گورو گوبند سنگھ کو مسلمانون نے کیسی تکالیف پہنچائین مگر پھر انہی مسجدون کے گردوارے بنائے گئے اس طرح اب ایک زمانہ آنے والا ہے کہ یہ تمام مسجدین آریہ مندر بنائی جاوینگی اور انہین ہون ہوا کریگے مین سوچا کرتا ہون کہ جب دہلی کی جامع مسجد ہمارے ہاتھ مین آجاویگی تو ہم کیا کرین گے۔ ہم تمام ہندوستان کے آریہ نہین بلکہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہوکر ایک کانفرنس کیا کرینگے اور ویدک دھرم دلائل سے تمام دنیا مین پھیل جاویگا مجھے پاگل نہ سمجھین ہان ایسا پاگل ہون جیسا کہ مسیح پاگل تھا کہ اس کی قوم نے اس کو تکالیف دین مگر اب تم دیکھتے ہو کہ مسیح کا کیا ظہور ہو رہا ہے ان ہی معنون مین مین بھی پاگل ہون اُس دن ایک نومسلم کو پھر آریہ بنایا گیا اور ساتھ ہی اُسکی عورت تھی جو کہ مسلمانی کے زمانہ مین نکاح کی تھی شدھ کرنیوالے نے کہا پہلے زمانہ ہندو مسلمان ہو جاتے تھے پھر واپس نہین آتے تھے مگر اب وہ ہو کر آتے ہین

ضرورت اذان

وہی دوست لکھتے ہین اُسی دن مین چکڑالوی کے ہان بھی گیا تو وہان ایک شخص آیا تو اس نے جٹو کی بابت مولوی چکڑالوی سے دریافت کیا کہ وہ کہان ہین تو انہون نے جواب دیا کہ جب مسجد مین اذان ہوگی تو آجاوینگے اس شخص نے کہا آپ تو اذان

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

(رکوع نمبر ۱۶)

سورۃ الکھف بقیہ رکوع ۴

مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

اس سے بڑھ کر دکھ کی کہانی ایک ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نام سے عام مسلمان واقف ہیں مگر سلیمان علیہ السلام کے بیٹے کے نام کی وہ شہرت نہیں جو باپ دادا کی ہے اور پوتے کا نام تو قریباً معدوم ہے۔ حدیث میں اس راز کا ذکر ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک دفعہ کہا تھا کہ میری بیویاں بہت ہیں ان سے بڑی اولاد اور عظیم الشان لوگ پیدا ہوں گے اس دعوے کے ساتھ انشاء اللہ نہ کہا۔ نتیجہ خراب ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی ہجرت کے ارادے کو ظاہر کرنا چاہا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کہو۔

آیت ۲۔ اقرب۔ آیندہ حالت موجودہ سے پُرامن ہوگی۔

آیت ۳۔ بشوا۔ یہ لوگوں کا قول ہے۔ سیقولون پر عطف ہے۔ مثال کے واسطے سورہ لقمان کا دوسرا رکوع دیکھو۔ واذ قال لقمان لابنہ ولا تشرک باللہ سے وعظ شروع ہوا۔ درمیان میں ووصینا الانسان اور دیگر ذکر آگیا پھر یابنی انھا ان تک سے وہی وعظ شروع ہوا۔

اللّٰہ اعلم۔ تین سو یا نو سو والی باتیں صحیح نہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

آیت ۲۶۔ لا مبدل۔ یہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی۔ اس آیت پر عیسائی لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اور قرآن شریف خود اس امر کو تسلیم کرتا ہے۔ تو پھر انجیل اور توریت بھی محرف مبدل نہیں ہوئیں یہ ایک دھوکہ ہے جو عیسائیوں کو لگتا ہے یا وہ دوسروں کو دیتے ہیں۔ اس آیت کے معنے تو صرف یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ ضرور پوری ہوگی اُس کے ٹلنے والا کوئی اس کے سوا نہیں اور خدا تعالیٰ نے جو سنت قائم کر دی ہے اس کے خلاف ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً یہ قانون الٰہی ہے کہ صادق کامیاب اور بامراد ہوتا ہے پس اس میں تبدیلی نہیں اور ایسا کبھی نہ ہوگا کہ کاذب کے مقابلہ میں صادق نامراد اور ناکام رہے باقی رہا حروف میں تغیر و تبدل۔ یہ تو ظاہر ہے کہ قاری کو بھی سہو ہو جاتا ہے۔ کاتب بھی غلطیاں کرتا ہے بعض بائیبلوں اور قرآن شریفوں میں لفظی غلطیاں چھاپے کی نکالنے والوں کو انعام دیا جاتا ہے فی زمانہ خود عیسائیوں کے درمیان رومن کیتھلک فرقہ کی بائیبل میں اور پروٹسٹنٹ فرقہ کی بائیبل میں بہت جگہ اختلاف لفظی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ دونوں میں سے ایک غلط ہے پس اس آیت سے عیسائیوں کا استدلال ہرگز صحیح نہیں ہے بلکہ اس اعتراض کی سزا ہے کہ اصل کلام ہی دنیا سے مفقود ہو گیا۔

آیت ۲۔ واصبر۔ یہاں سے ہجرت کے متعلق احکام ہیں کہ اس وقت آپکو کیا کرنا چاہیئے۔

اس آیت شریفہ سے صدیق اکبرؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت ؐ نے انکو اپنے ساتھ رکھا معلوم ہوا کہ وہ غافل قلب والے نہ تھے ورنہ انکو ساتھ نہ رکھتے۔

آیت ۸۔ یحلون۔ زیور دیئے جائینگے یہ ضروری نہیں کہ خود پہننے کیواسطے

دنیوی رنگ میں بھی یہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے مدینہ میں آئے جن میں اس قسم کے کپڑے اور زیور بھی تھے جو ان آیات میں مذکور ہوئے ہیں۔ عیسائی لوگ بہشت کے متعلق اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ بائیبل میں خود بہشت کا ذکر ہے اور حضرت مسیح نے باغ کی تمثیل دی ہے جن کو مفصلہ ذیل مقامات میں دیکھنا چاہیئے۔ متی باب ۲۱ آیت ۳۳ مرقس باب ۱۲ آیت ۱ لوقا باب ۲۰ آیت ۹۔

مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ کہف رکوع ۵۔ پارہ ۱۵ رکوع ۱۷)

تمہید

فرمایا اس رکوع میں جو تمثیل ہے وہ میں بشرح صدر اور یقین کامل کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ حضرت ابراہیم کی اولاد کی دو قوموں کے متعلق ہے یعنی بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل اول الذکر کو خدا تعالیٰ نے ملک کنعان کا باغ عطا کیا ان میں انبیاء بھیجے انہیں بادشاہ بنایا اور بڑے بڑے انعام انپر کئے بجائے اس کے کہ وہ خدا کا شکر کرتے انہوں نے اپنے بھائی بنی اسمٰعیل اہل عرب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اپنے باغوں اور مال و دولت کے گھمنڈ میں آگئے۔ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے اور دنیا کو معبود بنا لیا۔ انبیاء کے قتل کے درپے ہو گئے۔ انجیل میں بھی اس تمثیل کو لکھا ہے۔ چنانچہ متی باب ۲۱ آیت ۳۳ میں ہے۔ ایک اور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگورستان لگایا۔ اور اس کو چاروں طرف روندھا اور اس کے بیچ کھود کے لہو گاڑا اور برج بنایا اور باغبانوں کو سونپ کے آپ پردیس گیا اور جب میوے کا موسم قریب آیا اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا کہ اس کا پھل لاویں۔ پران باغبانوں (بنی اسرائیل) نے اس کے نوکروں (انبیاء) کو پکڑ کے ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک کو پتھراؤ کیا پر اس نے اور نوکروں کو جو پہلوں سے بڑھ کے تھے بھیجا۔ انھوں نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا آخر اس نے اپنے بیٹے (حضرت مسیح) کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے۔ لیکن جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا آپس میں کہنے لگے (بنی اسرائیل کی نبوت کا آخری) وارث یہی ہے آؤ اسے مار ڈالیں کہ میراث ہماری ہو جاوے اور اسے پکڑ کر اور انگورستان کے باہر لے جا کر (اپنی طرف سے تو) قتل (ہی) کیا جب انگورستان کا مالک آویگا ان باغبانوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ وے اُسے بولے۔ ان بدوں کو بُری طرح مار ڈالیگا اور انگورستان کو اور باغبانوں کو سونپیگا جو اُسے موسم پر میوہ پہنچاویں۔ یسوع نے انھیں کہا کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راجگیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا (عرب کیطرف اشارہ ہے) یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ

خدا کی بادشاہت (نبوت و نصرت آلہی) تم (بنی اسرائیل) سے لے لی جائیگی اور ایک قوم (بنی اسمٰعیل اہل عرب) کو جو اُس کے لئے میوے موسم پر (اب بھی امام حج کو موسم کہتے ہیں) لاویگی دیجاویگی

جو اس پتھر پر گرے گا چور ہو جائے گا پر جس پر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا؟

مذکورہ بالا عبارت انجیل میں خطوط وحدانی کے اندر جو الفاظ ہیں وہ تشریحاً و تفسیراً ہم نے لکھے ہیں۔ اناجیل کے مفسرین نے بھی اقرار کیا ہے کہ ان آیات میں بیٹے سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام اور پہلے باغبانوں سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔ دیکھو تفسیر عمادالدین اور پادری ہیو صاحب وغیرہ۔

آیت ۱- رجلین - مراد بنی اسرائین و بنی اسمٰعیل

لاحدھما- حضرت اسحٰق کی اولاد کی طرف اشارہ ہے۔

آیت ۴- ظالم- اپنے آپ مصیبت ڈال رہا تھا۔

ایک سبق اس رکوع شریف سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو نہیں چاہیئے۔ کہ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ورنہ لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔

مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ کہف رکوع ۶- پارہ ۱۵ رکوع ۱۸)

تمہید اس رکوع میں مخاطب یہود نہیں ہیں کیونکہ نہ تو وہ کوئی اتنے بڑے دولتمند ہیں اور نہ ملکوں کے مالک ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ کی اُمت کو مخاطب کرتا ہے بلکہ خصوصیت سے مسلمان مثلاً بنو اُمیہ و بنو عباس مخاطب ہیں کہ اب تم اس باغ (ملک کنعان) کے مالک بننے والے ہو۔ دیکھو کوئی ایسا کام نہ کرنا۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی باعث ہو جائے۔

آیت ۱- ھشیماً- چورا چورا- دنیا داروں کے پاس جب دنیا بہت جمع ہو جاتی ہے۔ تو وہ غالباً متکبر اور آخر کار غافل ہو جاتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل اور آخر مفلس کر دیتا ہے۔ امرار کا یہ حال ہے کہ جس کے پاس کچھ روپیہ جمع ہو جائے وہ مسجد میں جانا ہتک عزت سمجھتا ہے۔ اور علمار اس کے نزدیک اذل ترین مخلوق ہوتے ہیں اس میں گو ان علمار دنیا طلب کا بھی قصور ہے۔ گر امرار چاہیں تو علمار کے گروہ میں بہت اصلاح ہو سکتی ہے

آیت ۲- الباقیت الصلحت- اعمال صالحہ - نمازیں- سبحان اللہ- لا الٰہ الا اللہ- اللہ اکبر اور کل اعمال جو رضائے آلہی کے موجب ہیں۔

آیت ۳- جبال سے مراد بادشاہ اور بڑے بڑے سردار ہیں جو عذاب آلہی کے باعث ان کا نام و نشان مٹے۔ اور ظاہری پہاڑ بھی ہوں۔ تو کیا عجب ہے۔ آخر تمام مخلوق میں تغیر آ رہا ہے

آیت ۵- الکتاب- اعمالنامہ-

المجرمین- جناب آلہی سے قطع تعلق کرنے والے لوگ۔

مشفقین- ڈرنے والے اس ملک میں چونکہ عربی زبان کا مذاق نہیں رہا اس واسطے عموماً خطوں میں شفیق کی بجائے مشفق کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

صغیرہ کبیرہ گ- ہر ایک گناہ کا ایک ابتدا ہوتا ہے پھر اس کے مراتب تدریجی ترقی کے ہوتے ہیں۔ وہ صغیرہ ہیں اور ایک بدی کا انتہا ہے وہ کبیرہ ہے۔ مثلاً نظر بد صغیرہ ہے اور اس کا آخر نتیجہ زنا کبیرہ ہے۔

صوفیائے کرام نے مشاہدہ سے لکھا ہے کہ ارتکاب بدکاری کے بعد دل کے اُوپر ایک سیاہ دائرہ نظر آتا ہے جس سے ملائکہ نفرت کرتے ہیں اور شیطان محبت۔ پھر ایسے شخص کا تعلق آہستہ آہستہ شیاطین کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے اور وہ فاسق و فاجر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نیکی کے بعد ایک نورانی دائرہ دل کے گرد پیدا ہو جاتا ہے اور اسکو دیکھ کر ملائکہ اس دل والے سے محبت کرتے ہیں۔

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ کہف رکوع ۷- پارہ پندرہ رکوع نمبر ۱۹)

تمہید اس سے پہلے رکوعوں میں دنیا کی زیب و زینت۔ صنعت اور ترقی کا ذکر ہے کہ لوگ اس میں پھنس کر دین سے اکثر غافل ہو جاتے ہیں اگر دنیا کو بالکل ترک کیا جائے تو بھی دین میں حرج ہوتا ہے اور ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ کے خلاف ہے۔ اس واسطے میانہ راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ ایک روایت میں ابلیس کے متعلق آیا ہے۔ کہ کان من خُزّان الجنۃ۔ اس ملک میں بڑے خزانوں والا تھا۔ اسی کبریائی نے اسے ہلاک کر دیا ان آیات میں جو ذکر ہے اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

آیت ۱- اسجدوا- فرمانبرداری کرو۔ بہت سے فرشتوں کو یہ حکم ہوا تھا۔ ابلیس کو الگ حکم ہوا۔

آیت ۴- فظنوا- پس انہوں نے یقین کر لیا۔

مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ کہف رکوع ۸- پارہ ۱۵ رکوع نمبر ۲۰)

تمہید - عام رواج دنیا میں دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ پڑھے لکھے ہیں اور اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ جب وعظ میں ان کو کوئی نظیر دو۔ تو اس نظیر کو اپنے پر صادق نہیں آنے دیتے۔ مثلاً اگر کہا جاوے۔ فلانے نے بدی کی اور سزا پائی۔ تو کہتے ہیں کیا ہم وہ ہیں اگر نبی۔ ولی صحابی کا حوالہ دیں کہ انہوں نے ایسا کیا تم بھی ایسا کرو۔ تو کہتے ہیں ہم نبی ہیں یا ولی یا صحابی۔ پھر یا تو واعظ کو نادان قرار دیتے ہیں یا اپنی تحقیق پر خوش و خورم۔ مگر انبیار سے بڑھ کر کون قول موجہ کے ساتھ سمجھانے والا ہے۔ آخر وہ بھی ارشاد فرماتے جاتے ہیں کوئی مانے یا نہ مانے۔

آیت ۱- صرفنا- ہم نے پھیر پھیر کر بیان کی ہیں۔

من کلِّ مَثَلٍ- ہر ایک عمدہ بات۔

جدلاً- جھگڑنے میں۔ ایسے ہی لوگوں نے انبیار علیہم السلام کو اس قسم کے کلمات بولے ہیں کہ ان ھذا الا بشرٌ مثلکم۔ یہ تو ہمارے ہی جیسا ایک انسان ہے اور بس۔ یرید ان یتفضل علیکم۔ چاہتا ہے کہ تم پر بڑا آدمی بنجائے شاعر ہے۔ ساحر ہے۔ کاہن ہے۔ مجنون وغیرہ

بعض لوگ ہدایت سے ایسے بے نصیب ہوتے ہیں کہ جب انھیں کوئی نیکی کی راہ بتلائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم نبی ہیں یا ولی کہ ایسے کام کریں اور اگر بدی سے روکا جاوے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم فرعون ہیں۔ جو ہم کو ایسی نصیحت کی جاتی ہے اور ہر حال اپنی ہی رائے کو بڑا سمجھتے ہیں۔

آیت ۲۔ قبلاً۔ اس کے تین معنے ہیں (۱) فجاءۃً اچانک (۲) عیاناً۔ ظاہر (۳) سامنے

ما منع الناس۔ کس چیز نے روکا۔ کیا مطلب۔ کسی چیز نے نہیں روکا اگر روکا ہے۔ تو ان کے شامت اعمال نے ہی روکا ہے عذاب جو آخر آنا تھا تو اب استغفار کیسے کریں۔

آیت ۳۔ مبشرین و منذرین۔ فرمانبرداروں کو بشارت دیتے ہیں اور نافرمانوں کو عذاب سے ڈراتے ہیں۔

لیدحضوا۔ گرادے۔ باطل کردے۔

آیت ۴۔ ذکّر۔ یاد دلائی جاتی ہیں۔

اکنّۃ۔ روک

ما قدّمت یداہ کہ ہر شخص اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور انصاف سے سوچے تو وہ اپنی قیمت آپ لگا سکتا ہے۔

آیت ۵۔ موعدٌ۔ وعدہ کا موقعہ ہے۔

موئلاً۔ جہاں آخر جانا ہے۔

مورخہ ۶۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۵ رکوع نمبر ۲۱۔ سورہ کہف رکوع ۹)

تمہید کسی کتاب الٰہی کلام یا عظیم الشان شخص کی کسی بات کے معنے کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ جس موقعہ کی کلام ہو وہاں کی آب و ہوا اور اس قوم کے عادات اور حالات اور وہاں کے جغرافئے کے مفسر کو صحیح علم ہو ورنہ آئندہ آنے والی نسلوں کے واسطے ایک ابتلاء انگیز غلطی کا اندیشہ اس مفسر کے بیان سے لگ جانے کا احتمال ہے۔ مثلاً ایک کتاب حدائق العشاق میں لکھا ہے کہ ایک شخص جہاز پر سوار تھا۔ کار قضاء جہاز ڈوب گیا وہ شخص ایک تختہ پر بیٹھا رہا اور تختہ رفتہ رفتہ کشمیر میں جا لگا۔ آج جغرافیہ دان اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ سمندر میں جہاز کہاں اور کشمیر کہاں۔ ایسا ہی اس طرح میں مجمع البحرین کے متعلق ہی بعض نے لکھا ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں روم اور فارس کے دریا ملتے ہیں۔ حالانکہ ایسی کوئی جگہ ان ممالک میں نہیں۔ جہاں تک میں نے اس معاملہ میں غور کیا ہے۔ مجمع البحرین یا تو وہ مقام ہے۔ جہاں نیل ازرق اور نیل ابیض باہم ملتے ہیں۔ مصر میں ایک شہر خرطوم نام مشہور ہے اس کے قریب ایک جگہ سنار نام ہے۔ یہاں دریائے نیل کی دو شاخیں ملتی ہیں اسی مقام کا نام مجمع البحرین ہے۔ حضرت موسٰے علیہ السلام کا قیام فرعون کے ساتھ جنگ کرنے سے پہلے مصر میں ہی تھا۔ حضرت موسٰے علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تھا۔ کہ ھل اعلم منک۔ کیا تجھ سے بڑا بھی کوئی آدمی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک ہے۔ اس پر حضرت موسٰے نے عرض کی

کہ کیف لی السبیل الیٰ لقیہ۔ اس سے ملاقات کی کیا راہ ہے۔ حکم ہوا کہ ایک مچھلی لے لو۔ اپنے جوان مخلص یوشع کو ساتھ لیا اور حکم تھا جہاں مچھلی گم ہو گی وہاں وہ ملے گا۔ یہ ایک نشانی تھی۔

آیت ۱۔ لا ابرح۔ نہیں ٹلوں گا نہ رکوں گا۔

حقباً۔ اس لفظ حقب کے تین معنے آتے ہیں۔ ایک برس۔ ستر برس۔ اسّی برس مُدّت دراز پر بھی بولتے ہیں۔

صوفیا نے اس سے ایک نکتہ نکالا ہے کہ ایک ہی مدرسہ میں پڑھنے سے انسان کے خیالات میں وسعت نہیں ہوتی۔ میں بھی پسند کرتا ہوں کہ آدمی چل پھر کر دیکھے۔ کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ علم حدیث کے پڑھنے سے بھی بہت سے دینی معلومات بڑھتے ہیں اور مختلف مشائخ کی صحبت سے اس کے فہم میں مدد ملتی ہے۔

آیت ۲۔ نسیا حوتہما۔ دونوں سے نسبت کی ہے۔ حالانکہ مچھلی صرف یوشع کے پاس تھی۔ عربی میں ایسا آجاتا ہے۔ جیسا کہ صغت قلوبکما۔ قلبا کما نہیں فرمایا۔

سرباً۔ چلا جانا۔

آیت ۳۔ نصباً۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ ما وجد النصباً الا اذا جاوزا تکان اس وقت معلوم ہوا۔ جب کہ اصل مقصد کی جگہ سے آگے چل پڑے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کے نور فراست پر دلیل ہے۔

آیت ۴۔ ارئیت۔ آیکو خبر بھی ہے۔

عجباً۔ عجیب بات ہے (جُدا کلمہ ہے) یا یہ کہ مچھلی کا گُم ہو جانا ایک عجیب بات ہے۔

انسانیہُ۔ صرفی نکتہ ہے کہ ضمیر غائب کے ماقبل زیر یا یٓ ہو تو ہٖ پر زیر ہوتی ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پھر پیش۔

اس جگہ اعتراض کیا گیا ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ جہاں توجہ دلانی مقصود ہو یا کسی کی تقبیح وہاں غیر فصیح الفاظ لاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں شیطان کی تقبیح مطلوب ہے۔

فائدہ۔ آجکل لوگ نسیان کی بہت شکایت کرتے ہیں۔ امام شافعی صاحب فرماتے ہیں ؎

شکوتُ الی وکیع سوء حفظی
فاوصانی الی ترک المعاصی
فان الحفظ فضل من الٰہٖ
وفضل اللہ لا یُعطیٰ لعاصی

ترجمہ۔ میں نے وکیع کے آگے حافظہ کی خرابی کی شکایت کی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ گناہوں کو ترک کرو۔ کیونکہ حافظہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور فضل گناہگار کو نہیں ملتا۔

آیت ۶۔ من لدنا علماً۔ لدنی علم جو خدا کی طرف سے اس کے خاص بندوں کو

ہے۔ جیسا کہ اس گاؤں میں رہنے والے ایک شخص کو بغیر اس کے کہ اُس نے سفر کیا ہو یا کسی اُستاد کی شاگردی کی ہو یا کسی پیر کی مُریدی کی ہو اللہ تعالےٰ نے خود ہی رُوحانی علوم پڑھا دیئے۔

آیت ۷۔ هَلْ اَتَّبِعُكَ ۔ یہ حصول علم کے واسطے طریق ادب کے ساتھ سوال کیا گیا۔

آیت ۸۔ لن تستطیع ۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ آپ نے بادشاہ کے گھر میں پرورش پائی ہے اور مزاج شاہانہ ہے صبر کے رنگ میں میرے ساتھ رہنا مشکل ہوگا۔

آیت ۱۱۔ لا تسئلنی ۔ اس میں ایک ادب سکھایا ہے۔

میں نے اس ایک فقرے سے بہت بڑا فیض پایا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کبھی سوال کرنے میں میں تقدیم نہ کرتا تھا۔

مورخہ ۷؍ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرہ رکوع آخر سورہ کہف رکوع ۱۰)

آیت ۱۔ خرقھا ۔ اُسے توڑ دیا۔

امراً ۔ بہت بڑی بات ۔ خطرناک۔

آیت ۳۔ بما نسیت ۔ اس لئے کہ میں بھول گیا۔

ایت ۴ ۔ غلماً ۔ جوان ۔ طرّ شاربہ ۔ جس کی مونچھیں بڑی بڑی ہوا سے ہلتی ہوں۔

زکیۃ ۔ بے قصور۔

فقتلہ ۔ مار ڈالا اُس کو۔

یہاں پارے پندرھویں کے نوٹ ختم ہوئے ❖

الحمد للہ ربّ العالمین۝